نام کتاب	قیمت
گلزار نعت - از منشی رحمن علی - مطبوعہ نظامی -	۲ر۶ پائی
علامات القیامۃ - مصنفہ مولوی محمد خلیل الرحمن کاغذ سفید	۲ر۶ پائی
کلمات قدسیہ الہامات غوثیہ - از شیخ فتح علی کاغذ حنائی -	۵ر
فضائل الشہور والصیام - سال کے ہر ماہ کے فضائل و عبادات بہ ثبوت احادیث و آیات وغیرہ -	۳ر
شبیہ احمدی - سراپائے رسول مقبول کا بیان از جمال الدین حسین خان	۱ر۹ پائی
مثنوی زائر - دعوت کرنا اسلام کا قبائل قریش کو از نواب شیر علیخان	۹ پائی
اظہار الحقیقت - جسمیں سوال وجواب فرقہ وہابیہ کے مذکور ہیں -	۱ر
دوازدہ مجلس - مسمی بہ ریاض الانہار از مولوی محمد قمر الدین -	۱ر
دہ مجلس منظوم معرکہ کربلا -	۲ر
دہ مخزن - مصائب کربلا از حکیم نصیر اللہ خان -	۳ر۵ پائی
مہر نبوت - از نواب محمد مردان علیخان	۱ر۹ پائی

نام کتاب	قیمت
ریاض الاربعین - معروف بہ نجات المسلمین با ترجمہ اردو مؤلفہ شیخ عبید اللہ صاحب -	
خمسہ اقبالیہ - مؤلفہ سید اقبال علی [illegible] مطبوعہ غیر در باب حالات پنجتن پاک کے -	عہ ریہ
ہدیۂ اقبالیہ - مؤلفہ سید اقبال علیخان مطبوعہ غیر مشتمل بر انتخاب احادیث دینیہ	۸ ریہ
میلاد شریف - موسوم بہ مدح پیغمبر از مرزا علیخان -	۱ر
مجموعہ وفات نامہ - شامل پانچ رسالہ (۱) وفات نامہ (۲) قصیدہ نعتیہ (۳) قصہ حضرت بلال (۴) قصہ حضرت دائی حلیمہ (۵) حلیہ شریف معروف بہ نبوت نامہ -	۹ پائی
مولد شریف شہیدی - [illegible] مصنفہ مولوی غلام امام الہ آبادی کاغذ سفید وحنائی -	۱ر
[illegible] - متوسط قلم حسب [illegible] کاغذ سفید وحنائی -	۲ر۳ پائی
مولد شریف عزیزیہ - از حافظ عبد العزیز	۶ر

مطبع منشی نولکشور
لکھنؤ
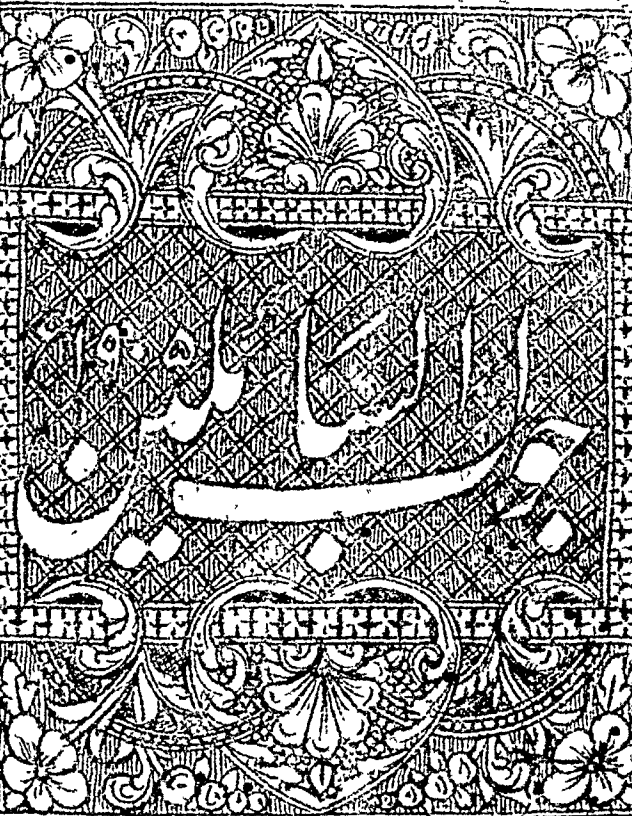
بسم اللہ الرحمن الرحیم

جہان جہان حمد و ثنا اُس خالق مطلق و داور برحق کو سزاوار ہی کہ جسکی حکمت نے بشر کو
مشت خاک سے پیدا کر کے سلیقہ حسن خطاب ورد جواب کا عطا کیا اور عالم عالم ستایش اُس حکیم کریم
وصانع قدیم کو لائق ہی کہ جسکی مشاہدہ صنعت سے عناصر اربعہ یعنی آب و آتش و خاک و باد سے کہ ہر چہار
آپس مین متضاد دائمی ہین ایک جگہ اور یکرہی انتقام سے بٹھا کے نعمت وجود کی دیکر خلعت حیات کا
پہنایا اور اصناف اصناف درود و نعت نثار بارگاہ اُس برگزیدہ انام خاتم دوران کے کہ جسکے نور نبوت
نے بیچ وجود اول اور ظہور آخر کے جھنڈا ہدایت کا میدان عالم مین بلند فرمایا اور اُنکی آل اطہار و اصحاب اخیار
و اہلبیت کبار کہ ہر ایک اُن مین سے رونق سلطنت دین محمدی و شمع محفل شریعت احمدی کے ہین صلی اللہ تعالی
علیہ و علیہم اجمعین اما بعد بر دانشوران حق بسند و خرد پروران طبع بلند پوشیدہ و مستتر نہ رہے کہ خاکسار سراپا
انکسار لال محمد غفر ذنبہ لہ ولوالدیہ و احسن الیہما و الیہ بر طبق سوالات بعض اشخاص کہ اس ہیچمدان کو قدرت
جواب کی نہ تھی ناچار چند سوالون کا جواب قرآن مجید و فرقان حمید سے کہ ترجمہ اُسی دو زبان حضرت مولانا شاہ
عبد القادر محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے نکالا اور جو بعضے علماے محققین سے بوقت ضرورت کے استفتا
ہوچکے تھے جمع کیا اور کتنی متفرقات کتابون سے انتخاب کر کے سب سوالون کو مع جوابون کے ترتیب دیکے ایک
رسالہ موسوم بہ جواب السائلین قرار دیکے پیش نظر خواستگاران جواب کے گذرانا اللہ تعالی مجکو اور اُسکے
پڑھنے اور پڑھانے والون کو توفیق عمل نیک کی عطا کرے آمین اور یہ رسالہ بعد تالیف ملاحظہ پیر روشن ضمیر
مین گذرانا اور بدست مبارک خاص کے اصلاح پڑنے سے طبع اہل اسلام و پسندیدہ مومنین خاص و عام ہوا
کیونکہ اُس برگزیدہ بارگاہ سبحان کے انفاس متبرک و اوصاف جمیلہ کے میدان بیان مین سمند زبان معجز نشان کو

گرم عنان کرون تو منزل مراتب سے ایک قدم طے کر سکون لہذا خاموشی بہ از خروشی ہ آپ اہل ناظرین رسالہ سے یہ امید ہی کہ جب اُسکے دیکھنے اور پڑھنے سے خاطر عاطر شگفتہ کرین اُسوقت اس عاجز کو بھی بلله دعاے خیر سے یاد فرمائین اور اگر بھول چوک پر مطلع ہون تو بموجب اس بیت کے کرم فرما دین بیت اگر ہو سکے اس مین اصلاح دین + وگرنہ سکین پردہ پوشی کرین + سوال سب نبیون کا دین اور احکام ایک ہی یا جدا جدا **جواب** دین توحید سب کا ایک ہی لیکن احکام ہر ایک کے جدا جدا ہین جیساکہ فرمایا اللہ تعالی نے پچیسوین پارہ سورۂ شوریٰ کے دوسرے رکوع مین شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَن يُنِيبُ **ترجمہ** راہ ڈالدی تمکو دین مین وہی جو کہدیا تھا نوح کو اور جو حکم بھیجا ہم نے تیری طرف اور جو کہدیا ہم نے ابرہیم کو اور موسی کو اور عیسی کو یہ کہ قائم رکھو دین اور پھوٹ نہ ڈالو اُس مین بھاری پڑتا ہی شریک والونکو جسطرف تو بلاتا ہی اُنکو اللہ چن لیتا ہی اپنی طرف جسکو چاہے اور راہ دیتا ہی اپنی طرف اُسکو جو رجوع لائے **ف** اصل دین ہمیشہ سے ایک ہی اُسکو قائم کرنے کے طریق ہر وقت جدا ٹھہرا دیے ہین اللہ نے ۱۲ موضح القرآن **سوال** جو سختی دنیا و آخرت کی آدمیون پر گذرتی ہی سو بدلہ اُسکی کمائی کا ہی جسکو جزا اُسکے اعمال کی کہتے ہین یا خدا کی تقدیر ہی یعنی جو خدا نے لکھ رکھا ہی **جواب** بدلہ اُسکی کمائی کا ہی مگر اعمال اور اُسکی جزا بھی تقدیر سے باہر نہین مگر نبی اور چھوٹے لڑکے نہین اسمین داخل یعنی اُنکو کچھ اور سبب سے تکلیف پڑی ہو گی جیساکہ فرمایا اللہ صاحب نے پچیسوین سیپارہ سورۂ شوریٰ کے چوتھے رکوع مین وَمَا أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ **ترجمہ** اور جو پڑے تمپر کوئی مصیبت سو بدلہ اُسکا جو کمایا تمھارے ہاتھون نے اور معاف کرتا ہی بہت **ف** یہ خطاب عاقل بالغ لوگونکو ہی گنہگار ہون یا نیک مگر نبی نہین داخل اور لڑکے اُنکو اور کچھ واسطہ ہوگا اسمین سختی دنیا کی بھی آگئی اور قبر کی اور آخرت کی بھی ۱۲ موضح القرآن **سوال** اللہ دینا کسکا بڑا ثواب ہی **جواب** جو اللہ تعالی کی فرمانبرداری کے کام مین ہمیشہ لگے رہتے ہین اور ہر ایک سے لپٹ کر سوال نہین کرتے جیساکہ فرمایا اللہ تعالی نے تیسرے سیپارہ سورۂ بقرہ کے سینتیسوین رکوع مین لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُم بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا **ترجمہ** دینا ہی اُن مفلسونکو جو اٹک رہے ہین اللہ کی راہ مین چل پھر نہین سکتے

ملک مین سمجھے اُنکو بیخبر محفوظ اُنکے نہ مانگنے سے تو پہچانتا ہی اُنکو اُنکے چہرے سے نہین مانگتے لوگون سے لپٹ کر
ف یعنی بڑا ثواب ہی اُنکا دینا جو اللہ تعالی کی راہ مین رُک گئے ہین کما نہین سکتے اور اپنی حاجت ظاہر نہین
کرتے جیسے حضرت کے صحابہ تھے اہل صفہ نے گھر بار چھوڑ کر حضرت کی صحبت پکڑی تھی علم سیکھنے کو اور جہاد کرنے کو
اسی طرح اب بھی جو کوئی حفظ قرآن کرے یا علم دین مین مشغول ہو تو لوگو نکو لازم ہی کہ اُنکی مدد کرین ۱۲ موضح القرآن
سوال اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کے ہاتھ سے بھولے چوک سے مارا جاوے تو قاتل کی خلاصی کی کیا صورت
ہوگی جواب دو صورت ہی ایک تو آزاد کرنا بردہ مسلمان کا اور مقدور نہو تو روزے دو مہینے متصل دوسرے
خون بہا ادا کرنا اُسکے وارثوں کو یہ اُنکا حق ہی جیسا کہ فرمایا اللہ صاحب نے پانچوین سیپارہ سورہ نسا کے تیرھوین
رکوع مین وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ
مُسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَإِنْ كَانَ مِنْ
قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ
مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِنَ اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ترجمہ اور مسلمان کا کام نہین کہ مار ڈالے مسلمان کو مگر چوک کر
اور جسنے مارا مسلمان کو چوک کر تو آزاد کرنی گردن ایک مسلمان کی اور خون بہا پہونچانا اُسکے گھر والونکو مگر کہ وہ
خیرات کرین یعنی معاف کرین پھر اگر وہ تھا ایک قوم مین کہ تمھارے دشمن ہین اور آپ مسلمان تھا تو آزاد کرنی گردن
ایک مسلمان کی اور اگر وہ تھا ایک قوم مین کہ تم مین اور انمین عہد ہی تو خونبہا پہونچانے اُسکے گھر والونکو اور آزاد
کرنی گردن ایک مسلمان کی پھر جسکو پیدا نہو تو روزہ دو مہینے لگتے تار بخشوانے کو اللہ سے اور اللہ جانتا ہی حکمت والا ہی
ف چوک کی صورتین کئی ہین یہان وہ مذکور ہین کہ مسلمان کو کافر یقین اعتبار نہ کیا اور مار ڈالا ہر طرح کی خطا کے
قتل مین دو چیزین لازم ہین ایک آزاد کرنا غلام مسلمان کا اور مقدور نہو تو روزہ دو مہینے متصل یہ اپنی تقصیر کا تدارک کرے
اللہ کی جناب مین دوسرے خونبہا ادا کرنا اُسکے وارثونکو یہ اُنکا حق ہی اور وہ اگر خیرات کرکے چھوڑ دین تو مختار ہین
سو اگر اُسکے وارث مسلمان ہین یا کافر ہین لیکن صلح رکھتے ہین تو ادا کرنا واجب ہی اور اگر کافر ہین اور دشمن ہین
تو ادا کرنا واجب نہین خونبہا مذہب حنفی مین مسلمان کی دو ہزار سات سو چالیس روپیہ ہین تخمیناً اور دیتے آتے ہین
قاتل کی برادری کو تین برس مین تفریق ادا کرین ۱۲ موضح القرآن سوال اگر کسی مسلمان نے کسی مسلمان کو قصداً
قتل کیا تو اُسکی سزا خدا تعالی کے یہان کیا ہی جواب دوزخی ہی اور اگر قصاص مین یہ بھی مارا گیا تو سب کے نزدیک
پاک ہوا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے سورہ نساء کے تیرھوین رکوع مین وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ

ف پیدا ہونی یعنی غلام بہم نہ پہونچے ۱۲

جہنّم خالدًا فیہا و غضب اللہ علیہ ولعنہ واعدّ لہ عذابا عظیما ترجمہ اور جو کوئی مارے مسلمان کو قصد
کرکر تو اسکی سزا دوزخ ہے پڑا رہے اُس میں اور اللہ اُسپر غضب ہوا اور اُسکو لعنت کی اور اُسکے واسطے تیار کیا بڑا
عذاب ف ابن عباس نے فرمایا ہے کہ مسلمان اگر قصد کرکے مسلمان کو مار ڈالے تو وہ دوزخی ہو چکا ہے اُسکی توبہ
قبول نہیں باقی اور علما نے کہا کہ سزا اُسکی یہی ہے جو یہاں مذکور ہوئی آگے اللہ مالک ہے لیکن اگر قصاص میں
مارا گیا تو سب کے قول میں پاک ہوا موضح القرآن سوال اللہ تعالی نے حضرت موسی سے خود بول کر کلام کیا
تھا یا اور کسی طور سے جواب خود بول کر کلام کیا تھا فرمایا اللہ صاحب نے چھٹے سیپارہ سورہ نساء کے بیسویں
رکوع میں وکلّم اللہ موسی تکلیما ترجمہ اور باتیں کیں اللہ نے موسی سے بول کر واللہ اعلم سوال خیر
وقت میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کون آیت احکام کی آیتوں سے اُتری تھی اور بعد اُترنے
اس آیت کریمہ کے کتنے روز حضرت حیات رہے جواب تین مہینے اور آیت شریف یہ ہے الیوم اکملت لکم دینکم
واتممت علیکم نعمتی ترجمہ آج میں پورا دے چکا تمکو دین تمہارا اور پورا کیا میں نے تم پر احسان اپنا
ف یہ جو فرمایا کہ آج پورا دے چکا دین تمہارا یہ آیت آخر کو اُتری کہ سب احکام اللہ کا نازل ہو چکا تھا
اسکے بعد تین مہینے حضرت زندہ رہے ہیں موضح القرآن سوال شکاری جانور جو سدھا ہوا اور اللہ کا
نام لیکر شکار پر چھوڑے یعنی بسم اللہ اللہ اکبر کہکر اور اُسکے پکڑنے اور پھاڑنے سے وہ شکار مر جاوے تو اُسکا
کھانا مسلمان کو کیسا ہے جواب حلال طیب ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ مائدہ کے پہلے رکوع میں
یسئلونک ماذا احلّ لہم قل احلّ لکم الطّیّبٰت وما علّمتم من الجوارح مکلّبین تعلّمونہنّ ممّا
علّمکم اللہ فکلوا ممّا امسکن علیکم واذکروا اسم اللہ علیہ واتّقوا اللہ انّ اللہ سریع الحساب
ترجمہ تجھسے پوچھتے ہیں کہ اُنکو کیا حلال ہے تو کہہ تمکو حلال ہیں ستھری چیزیں اور جو سدھاؤ شکاری جانور دوڑانیکو
کہ اُنکو سکھاتے ہو کچھ ایک جو اللہ نے تمکو سکھایا ہے سو کھاؤ اُس میں سے کہ رکھ چھوڑیں تمہارے واسطے اور لیو
کا نام اُسپر اور ڈرتے رہو اللہ سے اللہ شتاب لینے والا ہے حساب ف مواشی کا حکم تو فرمایا پھر لوگوں نے اور
چیزوں کو پوچھا تو فرمایا کہ ستھری چیزیں تمکو حلال ہیں سو حضرت نے جو چیزیں منع فرمائیں معلوم ہوا کہ وہ ستھری
نہیں جیسے پھاڑنے والا جانور چوپائے یا پرندے مثلاً شیر یا چیتا یا باز یا چیل اور اسی میں داخل ہوئے
مردار خوار سارے کوا وغیرہ اور جیسے گدھا اور خچر اور جیسے کیڑے زمین کے مثلاً چوہا وغیرہ فائدہ اور پہلے
حرام فرمایا جسکو پھاڑنے والے نے کھایا اب اس میں سے فرمایا ہے سدھائے ہوئے جانور کا مارا ہوا حلال

کیا جب اُسنے آدمی کی خو سیکھی تو گویا آدمی نے ذبح کیا لیکن بسم اللہ شرط ہے بسم اللہ وہ کہ بکڑ کر رکھ چھوڑے
آپ نہ کھاوے اور اسد کا نام لینا شرط ہے دوڑانے کے وقت کہ اس بغیر ذبح درست نہیں مگر جو جیتے تو جا د
ہی ہے موضح القرآن سوال اگر کوئی شخص کسی کے ہاتھ سے قتل کیا جاوے اور مقتول کے وارث مال لیکر
یا اسد کر کر راضی ہو کر قصاص معاف کر دیوین اور بعد اُسکے پھر دعویٰ قتل کا کرین تو نزدیک اللہ کے انجام انکو
کا کیا ہوگا اور قصاص مین میان کے بدلے غلام کو اور غلام کے بدلے میان کو یا عورت کے بدلے مرد کو اور
مرد کے بدلے عورت کو مار ڈالنا روا ہی یا نہین جواب اگر بعد مال لینے اور راضی ہوئے یا معاف کرنے کے دعویٰ
قصاص کا کرین تو بڑے سخت عذاب مین گرفتار ہونگے اور روز قیامت کے مواخذے مین مبتلا ہونگے اور قصاص
مین غلام کے بدلے غلام اور میان کے بدلے میان اور عورت کے عوض عورت کو چاہیے دوسرے کو مارنا
درست نہین جیساکہ فرمایا اللہ صاحب نے دوسرے سیپارہ سورہ بقرہ کے بائیسوین رکوع مین یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰی اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰی بِالْاُنْثٰی فَمَنْ عُفِیَ لَہٗ مِنْ
اَخِیْہِ شَیْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَاءٌ اِلَیْہِ بِاِحْسَانٍ ذٰلِکَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَرَحْمَۃٌ فَمَنِ
اعْتَدٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَلَہٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ترجمہ اے ایمان والو حکم ہوا تمپر بدلہ برابر مارے گیون مین صاحب
کے بدلے صاحب اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت پھر جسکو معاف ہوا اُسکے بھائی کی طرف
سے کچھ ایک تو چاہیے مرضی پر چلنا موافق دستور کے اور پہونچانا اُسکو نیکی سے یہ آسانی ہوئی تمہارے رب کیطرف
سے اور مہربانی پھر جو کوئی زیادتی کرے بعد اسکے تو اُسکو دکھ کی مار ہے ف صاحب کے بدلے صاحب اور غلام
کے بدلے غلام اسی طرح عورت یعنی ہر صاحب دوسرے صاحب کے برابر ہی اور ہر غلام دوسرے غلام کے
برابر ہی اشراف اور کم ذات کا فرق نہین دولتمند اور غریب کا فرق نہین جیسے کفر مین معمول ہو رہا تھا فا
جسکو معاف ہوا یعنی مقتول کے وارث اگر قصاص موقوف کر کر کے مال پر راضی ہون تو قاتل کو چاہیے
اُنکو راضی کرے اور منت اُٹھا کر خونبہا پہونچاوے فائدہ پھر جو کوئی زیادتی کرے یعنی صلح کر کر مبلغ خون
لیکر مارنیکا قصد کرے تو اُسے دکھ کی مار ہے ۱۲ موضح القرآن سوال منکرونکو جو دنیا مین فارغ البالی او
اور خوشی سے بہر حال گذرتی ہی اور یہ تمام آسایش داد الٰہی سے ہی پھر باوجود ایسی نافرمانی اور کار شیطانی کے
اللہ تعالیٰ اُنکو خوش رکھتا ہی سو اسکا کیا سبب ہی جواب جو یہ تمام خوشی اور آسایش منکر احکام شریعت کو
دنیا مین گذرتی ہی سو عتاب و قہر الٰہی سے سمجھا چاہیے نہ رحمت خدا سے کیونکہ وہ یہ سمجھتے ہین کہ اگر کلمہ ہمارا

فایدہ ہوتا تو یہ آسایش ہمکو نہ دیتا بلکہ ناراض ہوکر یہ سب چھین لیتا پھر اسپر اُنکی گمراہی بڑھتی جاتی ہی اور اللہ سے
دور ہوتے جاتے ہین جیسا کہ فرمایا اللہ صاحب نے چوتھے سیپارہ سورۂ آل عمران کے اٹھارھوین رکوع مین
وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِأَنْفُسِهِمْ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ
ترجمہ اور یہ نہ سمجھین منکر کہ ہم جو فرصت دیتے ہین اُنکو کچھ بھلا ہو اُنکے حق مین ہم تو فرصت دیتے ہین اُنکو تا بڑھتے
وہین گناہ مین اور اُنکو ذلت کی مار ہی **سوال** وہ کون مرد عورت ہین کہ بسبب زنا کرنے کے اُنپر آدھی سزا ہی یعنی آدھی
مار کم ہوتی ہی بہ نسبت اور زانیونکے **جواب** وہ مرد اور عورت لونڈی اور غلام ہین کیونکہ آزاد مرد و عورت اگر نکاح ہونے
سے پہلے یعنی مرد نے عورت کی اور عورت نے مرد کی لذت جماع سے ابھی نہین پائی تھی زنا کیا تو اُنپر سو کوڑے مارے جائنگے
لیکن لونڈی اور غلام پر بعد نکاح و حصول لذت جماع کے بھی زنا کے عوض پچاس ہی کوڑے آوینگے جیسا کہ فرمایا
اللہ صاحب نے پانچوین سیپارہ کے پہلے رکوع مین فَإِذَا أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا
عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ **ترجمہ** پھر جب وہ قید مین آگئین تو اگر کرین بیحیائی کا کام تو اُنپر ہو آدھی وہ مار جو
بیبیون پر مقرر ہی **ف** یعنی آزاد مرد یا عورت اگر نکاح سے فائدہ لیچکے پھر زنا کرے تو سنگسار ہوئے اور بغیر نکاح کے زنا
کیے تو اسکو سو کوڑے مارے سو فرمایا کہ لونڈی کو نکاح کیے پر بھی زنا کی حد پچاس ہی کوڑے ہین زیادہ نہین اور یہی
حکم غلام کا ہی ۱۲ موضح القرآن **سوال** منی مرد کے کس مقام پر رہتی ہی اور عورت کی کس مقام پر **جواب** مرد کی منی
پیٹھ سے آتی ہی اور عورت کی سینہ سے جیسا کہ فرمایا اللہ صاحب نے تیسوین سیپارہ سورۂ طارق مین فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ
مِمَّ خُلِقَ خُلِقَ مِنْ مَاءٍ دَافِقٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ **ترجمہ** اب دیکھ لے آدمی کا ہے سے بنا ایک
اچھلتے پانی سے جو نکلتا ہی پیٹھ اور چھاتی کے بیچ سے **ف** کہتے ہین کہ مرد کی منی آتی ہی پیٹھ سے اور عورت کی چھاتی
سے ۱۲ موضح القرآن **سوال** بندونکی روزی خواہ اور بھلا برا جو دنیا مین پیش آتا ہی وہ کہان سے اترتا ہی **جواب**
آسمان سے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے چھبیسوین سیپارہ سورۂ ذاریات کے پہلے رکوع مین وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ
وَمَا تُوعَدُونَ **ترجمہ** اور آسمان مین ہی روزی تمھاری اور جو کچھ تم سے وعدہ کیا **ف** آنیوالی جو بات ہی اُسکا حکم
آسمان ہی سے اترتا ہی ۱۲ موضح القرآن **سوال** حضرت اسرافیل صور کس مقام پر پھونکینگے **جواب** بیت المقدس کے پتھر پر
جیسا کہ اس آیت کے فائدہ مین لکھا ہی وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ **ترجمہ** اور سن جس دن پکارے پکارنیوالا
نزدیک کی جگہ سے **ف** کہتے ہین صور پھونکا جائیگا بیت المقدس کے پتھر پر کہ اُسکی آواز ہر جگہ نزدیک لگیگی ۱۲ موضح القرآن
سوال جیسے قبرون سے لوگ قیامت کے دن نکلین گے اور حساب کتاب سے فارغ ہوکر بہشت اور دوزخ مین

جا چکینگے سب کتنے دن کا فاصلہ ہوگا **جواب** اللہ چاہے تو پلک مارنے میں کر ڈالے مگر یہ پچاس ہزار
برس کے فاصلے میں بڑا کر دیگا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے انتیسویں سیپارہ سورۂ معارج کے پہلے رکوع میں تعرج الملٰئکة
والروح الیہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنة **ترجمہ** چڑھینگے اسکی طرف فرشتے اور روح اس دن جسکا لنبا
پچاس ہزار برس کا ہو **ف** پچاس ہزار برس کا دن قیامت کا ہے جب سے قبر سے نکلیں اور جب تک دوزخ اور بہشت
بھر چکے ۱۲ موضح القرآن **سوال** بہشت میں مومنوں کو شراب اور دودھ اور پانی اور شہد جو ملیگا وہ سب ندیوں میں بھرا ہوگا
یا دوسری کسی چیز میں کہ جس میں سے بہتر اور ہونگے **جواب** یہ ان چاروں کی چار نہریں ہیں ہر مکان میں جیسا
فرمایا اللہ تعالیٰ نے چھبیسویں سیپارہ سورۂ محمد کے دوسرے رکوع میں مثل الجنة التی وعد المتقون فیہا انہار
من ماء غیر آسن وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ وانہار من خمر لذة للشاربین وانہار من عسل مصفی
ترجمہ احوال اس بہشت کا جو وعدہ ہے ڈر والوں کو اسمیں نہریں ہیں پانی کی جو بو نہیں کر گیا اور نہریں ہیں دودھ
جسکا مزہ نہیں پھرا اور نہریں ہیں شراب کی جس میں مزہ ہے پینے والوں کو اور نہریں ہیں شہد کی جھاگ اتارا
ہوا **ف** وہاں کا شراب با مزہ ہے جیسا یہاں کا بے مزہ بہشت میں ہر کسی کے گھر میں چار چار نہریں مقرر ہیں
اور بعضوں کو زیادہ ۱۲ موضح القرآن **سوال** دوزخ کے سات دروازے اور بہشت کے آٹھ دروازے ہیں
پھر بہشت کا ایک دروازہ زیادہ ہونا کیا سبب ہے **جواب** سبب یہ کہ ہر عمل والے کے واسطے ایک ایک دروازہ
بٹا ہوا ہے مگر بہشت کا ایک دروازہ جو زیادہ ہے اسواسطے کہ اس میں لوگ نرے اللہ کے فضل سے جاوینگے
جیسا کہ اس آیت کے فائدے میں مذکور ہے لہا سبعة ابواب لکل باب منہم جزء مقسوم **ترجمہ** اسکے سات
دروازے ہیں ہر دروازے کو ان میں سے ایک فرقہ بٹ رہا ہے **ف** جیسے بہشت کے آٹھ دروازے ہیں نیک عمل
بانٹے ہوئے ویسے ہی دوزخ کے سات دروازے بد عمل والوں پر بانٹے ہوئے شاید بہشت کا ایک دروازہ زیادہ
وہ ہے کہ بعضے لوگ نرے اللہ کے فضل سے جاوینگے بغیر عمل باقی ہیں دروازے برابر ہیں ۱۲ موضح القرآن **سوال**
پانی جو برستا ہے وہ کس چیز کا بنتا ہے **جواب** بھاپ غبار اور بھاپ ہے جیسا کہ اس آیت کے فائدے میں لکھا ہے وارسلنا
الریح لواقح فانزلنا من السماء ماء **ترجمہ** اور چلائیں ہم نے ہوائیں رس بھری پھر اتارا ہم نے آسمان سے پانی یعنی ہوا کے
واسطے دنیا کی بھاپ اوپر چڑھ رہتی ہے میں جب باؤ ترچلی تب بادل ہوگئے پانی کے بھرے ۱۲ موضح القرآن **سوال** جنوں کو
کس چیز سے پیدا کیا ہے **جواب** آگ سے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ حجر کے دوسرے رکوع میں والجان خلقنہ
من قبل من نار السموم **ترجمہ** اور جنوں کو بنایا ہم نے اس سے پہلے لو کی آگ سے **ف** یعنی لپٹ آگ سے ہوا کی یعنی ابلیس بھی اسی آگ سے

موضح القرآن سوال اونٹنی حضرت صالح کی جو اللہ تعالی نے اپنی قدرت سے پتھرون سے پیدا کیا تھا اوسکی کونچین کسنے کاٹی تھی جواب قدار ابن سالف نام ایک عورت بدکار کا آشنا تھا اور اس عورت بدکار کے مواشی بہت تھے اور اسکے جانورونکو پانی پینے کی تکلیف ہوتی تھی اسکے کہنے سے مرد فاسق نے کاٹ ڈالا تھا جیسا کہ فرمایا اللہ سبحانہ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰی فَعَقَرَ ترجمہ پھر پکارا اپنے رفیق کو پھر ہاتھ چلایا اور کاٹا قصہ ایک بدکار عورت تھی اسکے مواشی بہت تھے اپنے ایک آشنا کو سکھایا اسنے اونٹنی کی کونچین کاٹین ۱۲ موضح القرآن سوال حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو کسنے شہید کیا تھا جواب عبد الرحمن ابن ملجم خارجی نے کہ اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قدار ابن سالف سے تشبیہ دیا ہے جو قاتل ہے اونٹنی حضرت صالح کا اور ابن ملجم خارجی مذکور کو بدترین اس امت کا کہا ہے کس لیے کہ خلیفہ چہارم حضرت علی علیہ السلام تھے اور خلافت بھی انھین پر ختم ہوئی تو گویا اسنے آثار و نشان نبوت کا مٹایا ۱۲ فتح العزیز سوال اللہ تعالی کے حکم مین جو بد دین لوگ طرح طرح کے شبہے نکالتے ہین اسکی کیا وجہ ہے اور یہ عادت کیون ہوگئی ہے جواب سبب یہ کہ یہ لوگ مطیع شیطان کے ہین اور شیطان نے بھی شبہہ نکالا تھا جب اللہ تعالی کا حکم ہوا تھا فرشتون کو کہ آدم کو سجدہ کرو تب ابلیس نے کہا کہ اسکو تو نے مٹی سے بنایا ہے اسکو مین کیونکر سجدہ کرون جیسا کہ آیت وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ کے فائدے مین لکھا ہے کہ اللہ کے حکم مین شبہے نکالنے کا فرق کی وہی چال ہے ابلیس کی ۱۲ موضح القرآن سوال اگر کوئی شخص اپنی بی بی کو طلاق دیوے تو اوسی وقت اوسکو اپنے گھر سے باہر کر دیوے یا اوسکو [illegible] کہ حمل ہو وے تو ان دونون صورتون مین اللہ تعالی کا کیا حکم ہے جواب عدت تک اسکو اوسی گھر مین رہنے دے جس طرح سے ہمیشہ رہتی تھی مگر اوس سے قربت نکرے اور جو پیٹ مین بچہ ہو تو اسکو وضع حمل تک رہنے دے اور کھانا کپڑا اوسی طرح بدستور دے اور جب بچہ جنے تب جو فرقت کرے اور اگر دودھ پلاوے تو چاہیے پلانے والی کو دینا سو اسکو دیوے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے اٹھائیسوین سپارہ سورہ طلاق مین اَسْکِنُوْهُنَّ مِنْ حَیْثُ سَکَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِکُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَیِّقُوْا عَلَیْهِنَّ وَاِنْ کُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَیْهِنَّ حَتّٰی یَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَکُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ وَاْتَمِرُوْا بَیْنَکُمْ بِمَعْرُوْفٍ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗٓ اُخْرٰی ترجمہ گھر دو انکو رہنے کو جہان سے آپ رہو اپنے مقدور سے اور ایذا نہ چاہو انکی تا تنگ پکڑو انکو اور اگر رکھتی ہون پیٹ مین بچہ تو انپر خرچ کرو جب تک جنین پیٹ کا بچہ پھر اگر دودھ پلاوین تمہاری خاطر سے تو دو انکو انکے نیگ اور سکھاؤ آپس مین

نیکی اور اگر آپس مین ضد کرو تو دودھ دے رہیگی اُسکی خاطر اور کوئی عورت ف بچے کا خرچ باپ پر ہے
یعنی ہو تو اُسکی مان کو کھلاوے پہناوے دودھ پیوے تو جو اور کو دیتا نوکری تو اُسکو بھی جبتک ما
نہ کرے دودھ پلانا تب تک اور کو نہ دے اگر وہ قبول نکرے تب اور کو دے اور عدت تک مکان و نان نفقہ
پیٹ مین ہو ۲ موضح القرآن سوال اگر عورت مطلقہ کو حیض نہین آیا ہی پھر اُسکی عدت کیا ہوگی جواب عدت ا
تین مہینے ہین جیسا کہ فرمایا اللہ صاحب نے اٹھائیسوین سیپارہ سورہ طلاق مین وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ
مِن نِّسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ ترجمہ جو ناامید ہوئین حیض سے عورتین
تمہاری عورتون مین سے اگر تم کو شبہ رہ گیا ہو تو اُنکی عدت ہی تین مہینے اور ایسا ہی ہے جنکو حیض نہین آیا
یعنی تین حیض عدت فرمائی اگر شبہ رہا ہو کہ جسکو حیض نہین آیا بڑی عمر سے موقوف ہوا اُسکی عدت کیا ہوگی
بتا دئے تین مہینے ۲ موضح القرآن سوال اگر کوئی شخص اپنی بی بی کو مان کہ بیٹھے اور پھر اُس سے ملا چاہے اور اُسکو
ہاتھ لگاوے یا ہم بستر کرے تو روا ہی یا نہین جواب ہرگز روا نہین جبتک کفارہ نہ دے کفارہ یہ کہ ایک
غلام مسلمان آزاد کرے یا ساٹھ روز روزہ یک لخت رکھے یا کھانا دے ساٹھ محتاجون کو جیسا کہ فرمایا اللہ صاحب
نے اٹھائیسوین سیپارہ سورہ مجادلہ کے پہلے رکوع مین وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِن نِّسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ
لِمَا قَالُوا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مِّن قَبْلِ أَن يَتَمَاسَّا ذَٰلِكُمْ تُوعَظُونَ بِهِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ترجمہ
اور جو ماں کہہ بیٹھیں اپنی عورتون کو پھر وہی کام چاہین جسکو کہا ہی تو آزاد کرنا ایک بردہ پہلے اس سے
کہ آپس مین ہاتھ لگاوین اُس سے تم کو نصیحت ہوگی و اللہ خبردار ہے جو کچھ تم کرتے ہو ف پھر وہی کام
جسکو کہا ہی یعنی یہ لفظ کہا ہی صحبت موقوف کرنیکو پھر جو چاہین کہ صحبت کرین پہلے بردہ آزاد کرلین اور جو بردہ
کا مقدور نہو تو کھانا دینا ساٹھ محتاجون کا فرمایا اللہ صاحب نے فَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا
ترجمہ پھر جو کوئی نہ کر سکے تو کھانا دینا ساٹھ محتاجون کا ف غلام کا مقدور ہو تو روزہ نہین اور روزہ ہو
تو کھانا نہین آخر کو کھانا ہی اگر پکا کر کھلاوے تو سالن روٹی دو وقت کھلاوے پیٹ بھر کر اور اگر اناج
دے تو ہر ایک کو دو سیر گیہون ۲ موضح القرآن سوال اگر کوئی شخص اپنے مال پر قسم کھا بیٹھے کہ اب یہ مال
مجھپر حرام ہوا اسکو نہ کھاؤنگا نہ پہنونگا نہ اپنے پاس رکھونگا اور بعد اسکے کھولنا قسم کا چاہے تو کیونکر
جواب کفارہ دیوے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے اٹھائیسوین سیپارہ سورہ تحریم کے پہلے رکوع مین
قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ترجمہ ٹھہرا دیا اللہ نے تمکو کھول ڈالنا اپنی

اور اللہ صاحب ہی خوب جانتا اور وہی ہی سب جانتا حکمت والا ف حضرت نے ایک حرم اپنی موقوف کردی
یا ایک بی بی کے یہان سے شہد پینا موقوف کردیا خاطر سے اور بی بیون کے اسپر اللہ نے یہ فرمایا اور
قسم توڑ کھولنا کفارہ دے ایسے جو کوئی کہے اپنے مال کو کہ یہ مجھپر حرام ہی تو قسم ہوگئی کفارہ دے تو اسکو
کام مین لاوے خواہ کھانا ہو یا کپڑا یا لونڈی ۱۲ موضح القرآن سوال اگر عورت کو طلاق دے تو حیض آنے
سے پہلے دیوے یا بعد حیض سے پاک ہونے کے یا ایام حیض مین جواب حیض آنے سے پہلے دینا چاہیے تا وہ حیض
عدت مین گنا جاوے جیسا کہ فرمایا اللہ صاحب نے اٹھائیسوین سیپارہ سورۂ طلاق کے پہلے رکوع مین یا
أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ ترجمہ اے نبی جب تم طلاق دو عورتونکو تو انکو طلاق
دو انکی عدت پر اور گنتے رہو عدت ف طلاق دو عورتون کو عدت پر عدت تین حیض ہین حیض آنے سے
پہلے دو تاکہ سارا حیض گنتے مین آوے ۱۲ موضح القرآن سوال نفس امارہ و نفس لوامہ و نفس مطمئنہ ان تینون
نفسون کا کیا خاصہ ہی جواب آدمی کا جی اول کھیل اور مزون مین غرق ہوتا ہی ہرگز نیکی کی طرف رغبت نہین
کرتا ایسے ہی جی کو نفس امارہ بالسوء کہتے ہین اور پھر ہوش پکڑا اور نیک و بد سمجھا تو باز آیا کبھی اپنی خو پر دوڑ پڑا پیچھے آپکو
الاہنا دیا ویسا جی نفس لوامہ ہی پھر جب پورا سنور گیا دل سے رغبت نیکی ہی پر رہی بیہودہ کام سے آپ ہی بھاگے
اور ایذا کھینچے ویسے جی کا نام نفس مطمئنہ ہی ۱۲ موضح القرآن سوال مرد مسلمان کو عورت مشرکہ سے اور عورت
مسلمہ کو مرد مشرک سے نکاح کرنا درست ہی یا نہین اور مرد و عورت ان دونون مین سے ایک نے شرک کیا پھر
آپس مین نکاح باقی رہا یا ٹوٹ گیا اور یہود اور نصاریٰ کی عورت سے مرد مسلمان کو نکاح کرنا درست ہی یا نہین
جواب مرد مسلمان کو عورت مشرکہ یعنی کافرہ سے نکاح کرنا روا ہی اور نہ عورت مسلمہ کو مرد مشرک یعنی کافر
سے کیونکہ ان دونون مین سے جب ایک نے شرک کیا حلال جان کے تو آپس مین نکاح ٹوٹ گیا باقی یہود اور
نصاریٰ کی عورت سے نکاح کرنا درست ہی فرمایا اللہ صاحب نے سورہ بقرہ کے ستائیسوین رکوع مین وَلَا
تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ وَلَأَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا
وَلَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ أُولَٰئِكَ يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى الْجَنَّةِ وَ
الْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِ ترجمہ اور نہ لاؤ نکاح مین شرک والی عورتین جبتک ایمان نہ لاوین اور البتہ لونڈی مسلمان بہتر ہی
کسی شرک والی سے اگرچہ تمکو خوش آوے اور نکاح نکر دو شرک والون کو جبتک کہ ایمان نہ لاوین اور البتہ غلام
مسلمان بہتر ہی کسی شرک والے سے اگرچہ تمکو خوش آوے وہ لوگ بلاتے ہین دوزخ کی طرف اور اللہ بلاتا ہی

جنت کی طرف اور بخشش کی طرف اپنے حکم سے ف پہلے مسلمان اور کافرین نسبت ناتا جاری تھا اس آیت سے حرام
ٹھہرا اگر مرد نے یا عورت نے شرک کیا تو انکا نکاح ٹوٹ گیا شرک یہ کہ اللہ کی صفت کسی اور مین جانے مثلاً کسی کو سمجھے
کہ ہمکو ہر بات معلوم ہی یا وہ جو چاہے سو کر سکتا ہی یا ہمارا بھلا برا کرنا اسکے اختیار مین ہی اور یہ کہ اللہ کی تعظیم کسی اور کی خرچ
کرے مثلاً کسی غیر کو سجدہ کرے اُس سے حاجت مانگے اُسکو مختار جانکر یہ آیتی یہود اور نصاریٰ کی عورتین سے نکاح
درست ہی انکو مشرک نہین فرمایا ۱۲ موضح القرآن **سوال** رمضان شریف کے مہینے مین اپنی بی بی سے جماع کرنا اور
سحری کھانے کا حکم کس آیت سے ثابت ہی اور کتنی رات باقی رہے تک یہ دونون فعل رخصت مین **جواب** دوسرے
سیپارہ سورہ بقرہ کے تیئیسوین رکوع مین اس آیت سے ثابت ہی اور سحری کھانا اور جماع کرنا جبتک صبح صادق
نظر آوے تب تک رخصت ہی وہ آیت یہ ہی اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ
وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ فَالْآنَ
بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ
الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ترجمہ حلال ہوا تمکو روزے کی رات مین بے پردہ ہونا اپنی عورتون سے
وہ پوشاک تمہاری ہین اور تم پوشاک ہو انکی اللہ نے معلوم کیا کہ تم اپنی چوری کرتے تھے سو معاف کیا تمکو اور درگزر
کی تم سے پھر اب ملو اُنسے اور چاہو جو لکھ دیا اللہ نے تمکو اور کھاؤ اور پیو جبتک کہ صاف نظر آوے تمکو دھاری سفید
جدا دھاری سیاہ سے فجر کی پھر پورا کرو روزہ رات تک ف جب روزہ فرض ہوا تو مسلمان تمام رمضان مین عورت
کے پاس نہ جاتے اور پہلی امت کی طرح رات کو سو کر پھر نہ کھاتے اس بیچ مین بعضے شخص نہ رہ سکے پھر حضرت
کے پاس عرض کی تب یہ آیت اتری یعنے تم اپنی چوری کرتے تھے اللہ نے منع نہین کیا اور کھانا صبح تک رخصت
ہی جب دھاری سفید نظر پڑے وہی صبح صادق ہی اور جبتک روشنی اونچی رہے ستون سے وہ صبح کاذب ہی
[illegible] رات اور دن عورت پاس نہ جائے ۱۲ موضح القرآن **سوال** وہ کون مال ہی جو اللہ کو قرض دیا
[illegible] مجاہدین کو دے اور جہاد کے صرف مین خرچ کرے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے دوسرے سیپارہ
سورہ البقرہ کے تینتیسوین رکوع مین مَّن ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً ترجمہ کون شخص
ایسا ہی کہ قرض دے اللہ کو اچھا قرض کہ وہ اسکو دونا کر دے کتنے برابر ف یعنے جہاد مین خرچ کرے اسی طرح
فرمایا ہو ربانی سے ۱۲ موضح القرآن **سوال** آدمی گنہگار رہا اور تمام عمر قریب مرگ تک توبہ نہین کی اور مرنے کے وقت جب
آخرت نظر آنے لگی اور جانا کہ میرے اعمال برے ہین مجھپر عذاب سخت ہوگا اسی وقت ڈر کر توبہ کیا پھر اسوقت کیا

توبہ اُنکی قبول ہوتی ہے یا نہین **جواب** نہین قبول ہوتی جیسا کہ فرمایا اللہ صاحب نے چوتھے سیپارہ
سورہ نساء کے تیسرے رکوع مین ولیست التوبۃ للذین یعملون السیئات حتی اذا حضر
احدھم الموت قال انی تبت الان ولا الذین یموتون وھم کفار اولئک اعتدنا لھم
عذابا الیما ۔ ترجمہ اور اُنکی توبہ نہین جو کرتے جاتے ہین برے کام جب تک سامنے آئے ایسے
کسی کو موت کہنے لگے مین نے توبہ کی اب اور نہ اُنکو جو مرتے ہین کفر مین اُنکے واسطے ہمنے طیار کی ہے دکھ
کی مار **ف** یعنی جب موت یقین ہو چکی اور آخرت نظر آنے لگی تب توبہ قبول نہین اور اس سے
پہلے قبول ہے مسلمان کی توبہ اور کافر اگر گناہ سے توبہ کرے وہ گناہ نہین اترتا مگر جو مسلمان ہو کر مرے
۱۲ موضح القرآن **سوال** اگر آدمی مرجائے تو اُسکی عورت کو میت کے برادرون کو اختیار رہے یا
نہین کہ بزور اسکو اپنے نکاح مین لاوین اور جو مال میت اپنی بی بی کو دے گیا ہے اُس کو پھیر لیوین
جواب دونون باتون مین میت کے برادرون کو اختیار نہین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے چوتھے
سیپارہ سورہ نساء کے تیسرے رکوع مین یا ایھا الذین امنوا لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرھا ولا
تعضلوھن لتذھبوا ببعض ما اتیتموھن الا ان یاتین بفاحشۃ مبینۃ وعاشروھن بالمعروف
فان کرھتموھن فعسی ان تکرھوا شیئا ویجعل اللہ فیہ خیرا کثیرا ۔ ترجمہ اے ایمان والو حلال نہین تم کو
کہ میراث مین لے لو عورتون کو زور سے اور نہ انکو بند کر رکھو کہ لے لو ان سے کچھ اپنا دیا مگر وہ کرین
بیحیائی صریح اور گذران کرو عورتون کے ساتھ معقول پھر اگر وہ تم کو نہ بھاوین تو شاید تم کو نہ بھاوے
بدکاری ۱۲
ایک چیز اور اللہ نے رکھی اُسمین بہت خوبی **ف** اس آیت مین دو حکم ہین ایک یہ کہ میت مرجاوے
تو اُسکی عورت اپنے نکاح کی مختار ہے میت کے بھائیون کو زورآوری سے اپنے نکاح مین لینا نہین
پہونچتا اور نہ انکو روکنا پہونچے نکاح سے کہ ناچار ہو کر جو میت نے دیا ہے پھیر جاوے مگر بے شرع
بات سے روکنا البتہ چاہیے اور دوسرا حکم یہ کہ عورتون سے گذران کرے تحمل کے ساتھ اگر اُن مین
بعضی چیز ناپسند ہو تو شاید کچھ خوبی بھی ہو بدخوئی کے ساتھ بدخوئی نہ چاہیے ۱۲ موضح القرآن **سوال** کوئی
کے منھ بولا بیٹا ہو اور اُسکی عورت سے جب وہ مرگیا یا طلاق دیا بعد عدت کے وہ اپنے نکاح مین لاوے
درست ہے یا نہین **جواب** درست ہے بشرطیکہ دوسرا کوئی رشتہ حرام دونون کے درمیان نہو کیونکہ
وہ کسی بات مین حکم بیٹے کا نہین رکھتا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے بائیسوین سیپارہ سورہ احزاب مین

وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْهِ اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ فَلَمَّا قَضٰى زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَیْ لَا یَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِیْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝ ترجمہ اور جب تو کہنے لگا اس شخص کو جسپر اللہ نے احسان کیا اور تو نے رہنے دی اپنے پاس اپنی جورو اور ڈر اللہ سے اور تو چھپاتا تھا اپنے دل میں ایک چیز جو اللہ اسکو کھولا چاہتا ہے اور ڈرتا تھا تو لوگوں سے اور اللہ سے زیادہ چاہیے ڈرنا تجکو پھر جب تمام کر چکا اس عورت سے غرض اپنی بھنے وہ تیرے نکاح میں دی تا نہ رہے سب مسلمانوں پر گناہ نکاح کر لینا جوروؤں سے پالکوں کی جب وہ تمام کر لیں انسے اپنی غرض اور ہے اللہ کا حکم کرنا ف حضرت زینب عہ زید کے نکاح میں آئیں تو وہ انکی آنکھوں میں حقیر لگتا مزاج کی موافقت نہوئی جب لڑائی ہوتی تو زید آکر حضرت سے شکایت کرتے اور کہتے کہ میں اسکو چھوڑتا ہوں حضرت منع کرتے کہ میری خاطر سے اس نے تجکو قبول کیا اب چھوڑ دینا دوسری ذلت ہے جب بار بار قضیہ ہوا تب حضرت کے دل میں آیا کہ اگر ناچار زید چھوڑ دیگا تو زینب کی دلجوئی بغیر اسکے نہیں کہ میں نکاح کروں لیکن منافقوں کی بدگوئی سے اندیشہ کیا کہ کہینگے کہ اپنے بیٹے کی جورو گھر میں رکھی حالانکہ لے پالک کو حکم بیٹے کا نہیں کسی بات میں ۔ اللہ تعالے نے حضرت زینبؓ کی خاطر رکھی بعد طلاق کے حضرت کے نکاح میں دے دیا اپنے فرمانے سے نکاح بندھ گیا ظاہر میں نکاح کی حاجت نہوئی جیسے اب کوئی مالک اپنی لونڈی غلام کا نکاح باندھے دوسرے غرض تمام کر لے یعنی چھوڑ دے ۱۲ موضح القرآن سوال اگر کوئی عورت آپ کو نیاز کرے یعنی اپنی رضا سے بے مہر کسی مرد کے نکاح میں جاوے تو نکاح اسکا درست ہے یا نہیں جواب ہرگز درست نہیں مسلمان کو یہی حکم ہے اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ درست نہیں خواہ ذکر میں آیا خواہ پیچھے ٹھہرالیا ہو جو قوم کا مہر وہی لازم آیا اور بے مہر آپ کو تھے تو یہ نکاح خاص پیغمبر کو ہے دوسرے کو روا نہیں ۱۲ موضح القرآن سوال حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کے بیبیاں تھیں اور کے لونڈی اور کیا کیا نام تھا ان حضرات کا جواب حضرت کی بیبیاں دس مشہور ہیں حضرت خدیجہ اول تھیں اور انکے بعد سب نکاح میں آئیں نو بیبیاں وفات کے بعد رہیں حضرت عائشہ حضرت حفصہ حضرت سودہ حضرت ام سلمہ حضرت زینب حضرت ام حبیبہ حضرت جویریہ حضرت صفیہ حضرت میمونہ پچھلی تین قریشی تھیں اور باقی کا مال یعنی

عہ یعنی طلب کرو اپنے مال کے بدلے ۱۲

لونڈی حضرت کی دو حرم مشہور ہین یا تین ایک ماریہ جنکے شکم سے فرزند ہوئے ابراہیم علیہ السلام ایک
ریحانہ یا شمعونہ بائیسویں رکوع سورہ احزاب کے فائدہ سے کہا **سوال** طلاق دینا عورتون کا مردون کے
اختیار مین کیون ہوا **جواب** اللہ تعالی نے حضرت حوا کو جنب آدم سے پیدا کیا اگر حضرت آدم کو
حوا سے پیدا کرتا تو طلاق دینا مردون کا عورتون کے اختیار مین ہوتا ۱۲ ہزار مسئلہ **سوال** عورتین جو مردون سے
شرماتی ہین اور مرد عورتون سے نہین چھپتے اور نہ پردہ کرتے ہین اسکی کیا وجہ ہے **جواب** اللہ تعالی نے
حضرت حوا کو حضرت آدم کے اعضا سے درونی یعنے اندر کے بدن سے پیدا کیا اگر باہر سے پیدا کرتا تو
عورتین بھی مردون سے نہ چھپتین اور بے شرم ہوتین ۱۲ ہزار مسئلہ **سوال** میراث مین لڑکون کا حصہ زیادہ اور لڑکی کیون
کا حصہ کم ہونا اسکا کیا سبب ہے **جواب** اللہ تعالے نے حضرت حوا کو حضرت آدمؑ کی بائین پسلی سے پیدا
کیا تھا اگر دہنی پسلی سے پیدا کرتا تو لڑکی اور لڑکا برابر کے حصہ دار ہوتے ۱۲ ہزار مسئلہ **سوال**
بنی آدم رنگ مین ایک دوسرے سے تفاوت ہین یعنے ایک دوسرے کے مشابہ نہین ہوتے ہین
اسکی کیا وجہ ہے **جواب** اللہ تعالی نے حضرت آدم کو سب رنگ کی مٹی سے بنایا تھا اسی واسطے اولاد آدم
کی شکل ایک دوسرے سے تفاوت ہے ۱۲ ہزار مسئلہ **سوال** آدمی کی جان کس طرف سے بدن مین ڈالتے
ہین شکم مین اور کس طرف سے باہر نکالتے ہین موت کے وقت **جواب** منہ کے رستے سے ڈالتے ہین اور نکالتے
بھی اسی رستے سے ہین ۱۲ ہزار مسئلہ **سوال** بعضے لوگ کہتے ہین کہ آدمی دنیا مین مرکے پھر زندہ ہوتا ہے
سو یہ سچ ہے یا جھوٹھ **جواب** جھوٹھ ہے مرا ہوا قیامت تک نہ اٹھیگا اور نہ زندہ ہوگا جیسا کہ فرمایا اللہ صاحب نے
اٹھارھوین سپارہ سورۂ مومنون کے آخر رکوع مین حَتّٰی اِذَا جَاءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ
لَعَلِّیْ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَكْتُ كَلَّا اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا وَمِنْ وَّرَائِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ
ترجمہ یہانتک کہ جب پہنچے زمین سے کسی کو موت کہیگا اے رب مجکو پھر بھیج شاید مین کچھ بھلا کام
کرون اس مین جو پیچھے چھوڑ آیا کوئی نہین یہ بات ہے کہ وہ کہتا ہے اور انکے پیچھے اٹکاؤ ہے جس دن اٹھائے جاوین
ف معلوم ہوا یہ لوگ جو کہتے ہین کہ آدمی مرکر پھر آتا ہے سب غلط ہے قیامت کو اٹھائے جاوینگے اس سے پہلے
ہرگز نہین موضح القرآن **سوال** کسی مرد یا عورت پرہیزگار کو جس سے کبھی کام بدکاری کا سرزد نہین ہوا کوئی شخص
تہمت زنا کی لگادے اور اسپر کوئی شاہد بھی نہو تو اسکی کچھ سزا عیب لگانیوالے کو کرنی چاہیے یا نہین
جواب تہمت کرنیوالے کو اسی درے ماری چاہیے جیسا کہ فرمایا اللہ صاحب نے اٹھارھوین سپارہ سورۂ نور کے پہلے

رکوع میں وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَۃِ شُھَدَآءَ فَاجْلِدُوْھُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَۃً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَھُمْ
شَھَادَۃً اَبَدًا وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ترجمہ اور جو لوگ عیب لگاتے ہین قید والیون کو پھر نہ لائے
چار مرد شاہد تو مارو انکو اسی جوٹ کی اور نہ مانو انکی کوئی گواہی کبھی اور وہی لوگ ہین بےحکم قید
والیان یعنی بیبیان انکو بری بات مین نہین دیکھا اور یہی حکم ہے جو مرد کو عیب لگا دیوے عیب کیا بدکاری کو ۱۲ موضح القرآن
سوال سامری نے جو سونے کا بچھڑا بنایا تھا اور اسمین رونق جاندار کی اور آواز اسمین ہو گئی تھی اسکا کیا
سبب تھا جواب جسوقت بنی اسرائیل دریا مین پیٹھے تھے پیچھے فرعون ساتھ فوج کے پیٹھا اسوقت حضرت
جبرئیل بیچ مین ہو گئے تھے کہ انکو ان تک ملنے نہ دین سامری نے حضرت جبرئیل کو پہچانا اور انکے پاؤن کے
نیچے کی مٹی اٹھا لی اور وہی مٹی اس سونے کے بچھڑے مین ڈالدی جب برکت کی مٹی پڑی ایک کرشمہ پیدا
ہو گیا تھا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے سورہ طٰہٰ کے پانچوین رکوع مین قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ یَبْصُرُوْا بِهٖ
فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ترجمہ
بولا مین نے دیکھ لیا جو سب نے نہ دیکھا پھر بھر لی مین نے مٹی ایک مٹھی پاؤن کے نیچے سے اس بھیجے ہوئے
کے پھر مین نے وہی ڈالدی اور یہی مصلحت دی مجکو میرے جی نے فٖ جسوقت بنی اسرائیل دریا مین پیٹھے
پیچھے فرعون بھی ساتھ فوج کے پیٹھا جبرئیل بیچ مین ہو گئے کہ انکو ان تک ملنے نہ دین سامری نے
پہچانا کہ یہ جبرئیل ہین انکے پاؤن کے نیچے کی مٹی بھر مٹھی اٹھا لی وہی اب اس سونے کے بچھڑے
مین ڈالدی سونا تھا کافرون کا مال لیا ہوا فریب سے اسمین مٹی پڑی برکت کی حق اور باطل مل کر ایک
کرشمہ پیدا ہوا کہ رونق جاندار کی اور آواز اس مین ہو گئی ایسی چیزون سے بہت بچنا چاہیے اسی سے بت پرستی
بڑھی ۱۲ موضح القرآن سوال یہ جو بت پوجنے والے بتون کو پوجتے ہین وہ نبین کیا ہین جواب یہ
سب اولاد ابلیس ہین فرمایا اللہ صاحب نے سورہ کہف کے ساتوین رکوع مین اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ
اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ترجمہ سو تم ٹھہراتے ہو اسکو اور اسکی اولاد کو رفیق
سوائے اور وہ تمہارے دشمن ہین برا ہاتھ لگا بےانصافون کو بدلا فٖ یعنی اللہ کے بدلے شیطان
پکڑا اسکی اولاد ہین جتنے بت پوجے جاتے ہین ۱۲ موضح القرآن سوال فرشتے مرد ہین یا عورت اور
بولی انھون کی مردانی ہے یا زنانی جواب نہ مرد ہین نہ عورت پر بولی مردانی بولتے ہین جیسا کہ فرمایا اللہ
تعالی نے پچیسوین پارہ سورہ زخرف کے دوسرے رکوع مین وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ

کھانا پینا چھوڑ دیں یا نہیں بیان کرو اس مسئلہ کو تو ثواب اللہ تعالیٰ کے یہاں سے پاؤ گے جواب جو نبی بخش
مرگر اپنے سچے دل سے جانتا ہو اور کہتا ہی کہ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے
ہمکو پہونچایا ہی سو سب حق ہی اور برخلاف اُسکے باطل و جھوٹھ ہی تو اس جھوٹے کے کھانے سے کافر نہیں
ہوتا پر یہ جھوٹا کھانا مسلمان کو البتہ ناروا ہی اس سے بچنا لازم ہی اور وجہ نزد کیوں کہ جھوٹے کھانے کے کھانے
سے محبت پیدا ہوتی ہی اور اسی لیے درمختار میں ہی ویکرہ سؤر الرجل لہا وسؤرہا لہ یعنی اجنبی
مرد اور عورت آپس میں ایک دوسرے کا جھوٹا نہ کھاویں نہ پیویں کیونکہ آپس میں محبت ہوگی فساد
اٹھیگا تو یہاں بھی نبی بخش کو اُس نصرانی سے محبت ہوگی اور قرآن مجید میں ہی ومن یتولہم منکم
فانہ منہم یعنی جو مسلمان یہود اور نصاریٰ سے رفاقت کرے محبت رکھے تو وہ مسلمان انھیں
میں سے ہوا اور حدیث شریف میں آیا ہو المرء مع من احب یعنی آدمی اُسکے ساتھ ہوگا جسکو اُسنے
دوست رکھا اگر کوئی کہے قرآن میں ہی کہ عورت یہودیہ اور نصرانیہ سے نکاح درست ہی اور اپنی
جورو سے محبت ہوتی ہی تو پھر اُسکا کیا جواب ہی تو ہم اُسکا جواب یوں دینگے کہ یہ خاص محبت خانہ داری کی ہی
نہ مطلق محبت کہ بہ نجاوے ہر محبت کو کہ اسمیں دین کی محبت کا احتمال آجاوے اور دوسرے یہ بات
ہی کہ اس عورت کو بھی محبت خاوند کی ہوگی تو یہ دونوں محبتیں آپس میں معارض ہوئیں ایک نے
دوسرے کو رد کیا بلکہ اگر دیکھو تو محبت عورت کی طرف سے زیادہ ہی کیونکہ اُسکو خواہش مرد کی بہ نسبت
مرد کے زیادہ ہوتی ہی جیسے اور حدیث میں صاف مذکور ہی تو امید ہی کہ اس محبت کے سبب سے وہ عورت مسلمان ہو جاوے
اور اصل بات تو یہ ہی کہ جواز نکاح کا ساتھ کتابیہ کے تو منصوص ہی تو جب اُس مالک حقیقی نے یہ حکم فرمایا
نکاح کا تو وہاں مرد مسلمان کو امید ہی کہ دین سے اس نکاح کے سبب باہر نکالیگا اور عورتوں کو جیسے جھوٹا کھانا
کافر کا اسپر قیاس نہ کیا جاوے اور جب ثابت ہوا کہ جھوٹا کھانے سے محبت ہوتی ہی اسی لیے اجنبی مرد
و عورت کو ایک دوسرے کا جھوٹا شرع میں ناروا ہوا تو یہاں ایک اور فائدہ اصول فقہ کا پایا گیا جیسے مسلم میں ہی
مسئلہ مقدمۃ الواجب المطلق واجب مطلقا اسکی تھوڑی سی عبارت کے بعد یہ ہی لاتری ان تحصیل اسباب
الواجب واجب وتحصیل اسباب الحرام حرام بالاجماع یعنی حاصل کرنے اسباب واجب کے واجب ہیں
اور حاصل کرنے اسباب حرام کے حرام ہیں اسپر اجماع ہی سب مجتہدوں کا تو جب موالات و محبت غیر
دین والے کی حرام ہوئی جیسے کہ قرآن و حدیث سے مذکور ہوئی تو جھوٹا کھانا غیر دین والے کا کہ سبب جاتا ہی محبت کا

ہو موافق قاعدہ اصول کے ہو جاتے ہیں حرام ہوا اگر کوئی کہے کہ جھوٹا کافر کا سب مجتہدوں کے نزدیک ناپاک اور حرام نہیں بعض مجتہد
کافر کی نجاست اعتقادی کہتے ہیں انکے نزدیک ناپاک نہیں اور حرام بھی نہیں جواب اسکا یہ ہے کہ جھوٹے
سبب حرام ہونے کا نجاست نہیں ٹھہرائی بلکہ سبب ہونا محبت کا کافر کے ساتھ سبب حرمت کا ہوا اور
محبت میسر جھوٹا کھانے سے ہوتی ہے تو مکو جھوٹا کھانا چاہیے کہ سب مجتہدوں کے نزدیک حرام ہوا اور جو کہ
جھوٹے کو کافر کے ناپاک کہتے ہیں انکے نزدیک ایک مرتبہ بھی جھوٹا کھانا حرام ہے اب جاننا چاہیے کہ یہ جھوٹا
کھانا اور حراموں سے بدتر ہے جیسے جھوٹ بولنا یا شراب پینا اس لیے کہ یہ سب حرام حرام ہی ہیں اور یہ جھوٹا
کھانا نصرانی کا اسمیں نصرانی بن جانے کا آخر کو خوف ہے اسلیے کہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے تیرہ سو برس کے پہلے ہمکو خبر دی ہے کہ آخر زمانہ میں نصرانیوں کا غلبہ ہوگا تو دیکھ لیا یہی غلبہ ہوا
خصوصًا اس ملک ہندوستان میں لوگ اکثر انکے محتاج ہوئے اور یہ اپنے دین میں لاتے ہیں اور جب
محبت بھی اسی سبب جھوٹے کھانے کی ہوئی تو انکے حق میں بڑا ڈر ہے نصرانی بن جانے کا تو مسلمان کو
چاہیے کہ جھوٹے کھانیوالے کو جو توبہ اس سے نہ کرے تو اسکو ذات سے نکال دیں تاکہ اور مسلمان ایسی بڑی
بات سے بچیں اور بڑے گناہ کرنے والے کو جو تائب نہ ہو شرع میں ذات سے نکال دینا ثابت ہے حدیث میں
اور یہ جو قرآن مجید میں ہے وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَّكُمْ سب معتبر تفسیروں میں ہے کہ اس طعام سے
مراد ذبیحہ اہل کتاب کا ہے لیکن یہ شرط بھی سب کے نزدیک ہے کہ اللہ تعالے کا نام لیکر ذبح کیا ہو نہیں تو
وہ ذبیحہ مردار اور حرام ہے بالاتفاق اب جاننا چاہیے کہ نصاری اس زمانے کے ذبح نہیں کرتے اور اگر ذبح
کیا ہوا مسلمان کا ہو تو بھی انکے برتنوں میں جو پکا وہ پلید ہوتا ہے کیونکہ انکے برتن خنزیر اور شراب سے
بچتے نہیں اور پیشاب اور گندگی سے بھی نصاری کو پرہیز نہیں ہے پیشاب رومال سے پونچھ لیا پھر وہ رومال
جیب میں رکھ لیا اور کاغذ سے بدن کو پاخانہ کے بعد پونچھ لیا پانی سے نہیں دھوتے حاصل یہ کہ انکا
کھانا غالب احتمال اسمیں ناپاکی اور حرام کا ہوتا ہے اور غالب کا حکم کل کا ہے تو جو مسلمان انکے کھانے سے پرہیز نہ کرے
تو سب مسلمانوں کو چاہیے کہ اسکو ذات سے نکال دیں اور دوسرے مسئلہ در مختار کا لکھا ہے کہ جھوٹا ایک
مرد جنبی کا عورت جنبیہ کو مکروہ ہے سو وہ حکم مسلمانوں کا ہے یہ نہیں کہ نکالا ہوا نصرانی کے گھر کا پھر اسکا جھوٹا
بچا ہوا مسلمان کو مکروہ ہو وہ تو حرام ہے مسلمان پر اور ہمیشہ کے کھانے سے خوف کفر کا ہے کہ آخر کو کافر ہو جاتے
اور جو لوگ نبی بخش کی حمایت کرتے ہیں اور منع کرنے والوں سے مخالفت رکھتے ہیں اور وہ لوگ کہ

اکثر ہندوستان کے نادان کہ اُنکی ہدایت موقوف بیعت پر ہوتی ہی اور نہین تو اُن کی طبیعت
ایسی ڈانواڈول رہا کرتی ہی کہ ملحد ہو جانے کا اندیشہ نسبت اُنکے ہوا کرتا ہی جب ایسا شخص کسی
اچھے عقیدہ والے کی طرف رجوع ہو اور ارادہ بیعت کا کرے تو اگر وہ باوجود نیک عقیدگی کے
کوئی معصیت مین مبتلا ہو گیا ہو تو بھی بسبب حاصل کرنے ایسی سعادت کے کہ ایک شخص کا اسلام
درست ہوا چاہتا ہی عذر نکرے اور بیعت اُس سے لیوے مگر بایں طور سکے کہ جب اُس سے بیعت
لینے لگے تو صدق نیت سے اپنے دل مین ارادہ توبہ کا کر لیا کرے اسوقت رو برو ہونے اچھے عمل کے
ارادہ گناہ کا دور کرے کیا عجب ہی کہ یہی مرید اُسکے حق مین اکسیر ہو جاوے اور دونون کو
ہدایت الٰہی اور رحمت نامتناہی شامل ہو اور خطا اور نسیان سے تو کوئی خالی نہین عصمت
کا مرتبہ خاص واسطے انبیا کے ہی سوال بیعت لینے مین خاص قوم شریف کو مراد از
ہی یعنے پیرزادون کو یا جو لیاقت اسکی رکھتا ہی اور وہ شخص کہ بغیر اجازت مرشد کے گو لیاقت
اور مرتبہ بیعت لینے کا رکھتا ہی اور دوسرے کے ہاتھ پر بھی اُسنے بیعت کی ہی مگر پیر دستگیر سے
اجازت بیعت لینے کی حاصل نہین کی ہی مرید کر سکتا ہی یا نہین جواب کسی قوم پر
یہ بات منحصر نہین ہی ہان بیعت امامت کے واسطے شرط ہی یعنی پیشوا سے لشکر جہاد کے تو اسکے واسطے
پیشوا کا قریشی ہونا اور متکلمین کے نزدیک جو لیاقت رکھتا ہی اُسکو اجازت کی حاجت نہین
اور صوفیہ کے نزدیک مرشد کی اجازت بھی شرط ہی سوال صدقہ اور زکوۃ اور للہ مین کیا
فرق ہی یعنے مال زکوۃ کون ہی اور چیز صدقے کی کون ہی اور اشیاء خیرات کیا ہی جواب صدقہ کہتے ہین واسطے
اللہ کے تو للہ صدقہ بھی ہی اور زکوۃ بھی اور زکوۃ کا مصرف اور صدقہ کا مصرف ایک ہی یعنی باپ کو نہ دینا اور اولاد کو
نہ دینا اور فقیر اور مسکین کو دینا اور خیرات بھی شامل ہی زکوۃ و صدقہ و ضیافت و ہدیہ و نذرانہ وغیرہ کو اسواسطے
کہ خیرات مقابل ہی سیئات کا جیسے سیئات سب گناہ کی چیزون کو کہتے ہین ویسے ہی خیرات سب عبادت کی
چیزون کو کہتے مین البتہ صدقہ مین اور ہدیہ مین فرق ہی ہدیہ سادات و بنی ہاشم وغیرہ پر درست ہی اور صدقہ
سادات اور بنی ہاشم و اغنیا پر حرام ہی کسی نے مولانا محمد اسمعیل رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا کہ درود اور دعا
مین کیا فرق ہی جواب مین فرمایا کہ جو فرق ہدیہ اور صدقہ مین ہی اسواسطے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس جب کوئی چیز کوئی شخص لاتا تو آنحضرت پوچھتے کہ یہ ہدیہ ہی یا صدقہ جو ہدیہ کی چیز ہوتی اُسکو آپ

یعنی مانا روزہ ملے اور دوسروں کو بھی شریک کرتے اور صدقہ کی چیز آن حضرت نہ کھاتے تھے اور اپنی
اولاد کو بھی منع فرمایا ہے حضرت امام حسن بہت چھوٹے تھے صدقہ کی کھجور منہ میں ڈال لی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے جھڑک کے کہا کخ کخ یعنی نکال نکال سوال کسی نے دھوتی خواہ لنگی باندھ
کے غسل جنابت کا کیا تمام بدن اُسکا تر ہو گیا مگر کپڑا جو باندھ کے غسل کیا جا سو کھا رہا اب غسل
اسکے ذمہ سے اترا یا نہیں جواب اتر جاویگا کسی مذہب میں مذاہب حقہ سے شرط نہیں مگر بدن بھیگنے کا
یقین کامل ہو سوال ایک شخص خدا بخش نام اسنے ایک عورت مسمی دریائی سے نکاح ثانی کیا
اور خدا بخش مذکور کا پہلی بی بی سے ایک لڑکا ہے اور بی بی دریائی مسطورہ کے پہلے خاوند سے ایک لڑکی
ہے اب ان دونوں لڑکوں کا آپس میں نکاح اور از دواج بعد خلوت اور دخول ہر دو مسمیان خدا بخش
و دریائی کے ہو سکتا ہے یا نہیں جواب ہو سکتا ہے اگر نکاح کے قبل دونوں لڑکوں میں شراکت دودھ وغیرہ
کی نہو لیکن جواب اولاد دریائی سے جو ہونگے وے ان لڑکوں اور لڑکیوں پر حرام ہونگے کسی کے
علاتی بھائی بہن ہونگے اور کسی کے اخیافی سوال ولی نکاح کے کئی ہیں اور کون بعد کسکے ہے اور پسر اور
دختر کے ولیوں میں فرق ہے یا جو ولی پسر کا ہے وہی ولی دختر کا جواب بارہ ہیں پہلے باپ پھر دادا اوپر تک
پھر بیٹا اور پوتا نیچے تک تب سگا بھائی سوتیلا تب بھتیجا سگا تب بھتیجا سوتیلا تب چچا سگا تب چچا
سوتیلا تب چچا کا بیٹا پھر جو نزدیک ہے بھی نزدیک تر ہوا تمہیں محجوب کریگا نزدیک کے الا دور والے کو
اگر ان قرابت کے ناتے سے کوئی ہو تو غلام کو آزاد کرنیوالا جسنے آزاد کیا اور اگر یہ کوئی نہوں تو ولی
ہوگی ماں پھر دادی اور بہن اور نانا موتیا اور خالہ اور پھوپھی ہو خزانۃ الفقہ باب النکاح اور روایت میں
دختر اور پسر کے فرق نہیں جو ولی لڑکی کا ہے وہی ولی لڑکے کا ہے سوال ایک دھوبی نے کپڑا لیا دھونیکو پیچھے
پھر لینے سے انکار کیا یعنی کپڑے والے نے کہا کہ تو نے جیسا کپڑا لیے ویسا دینے پھر اسکے کپڑا دھوکے لایا
اب سوال یہ کہ شرعاً اس دھوبی کو اجرت پہونچتی ہے یا نہیں جواب اگر کپڑے کو انکار سے پہلے دھویا ہے
تو مزدوری پاویگا اور جو بعد انکار کے دھویا تو نہ پاویگا سوال نماز کو مصلی فرض سے شروع کرتا ہے یا
سنت سے جواب نوعین پڑھا یعنی سنت ہے اور تکبیر تحریمہ فرض ہے سوال کسی نے کتابیہ عورت سے نکاح
کیا اور وہ عورت حاملہ ہو کر مر گئی تو اسکو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرینگے یا اہل کتاب کے جواب
اہل کتاب کے قبرستان میں دفن کرینگے مگر پیٹھ اس عورت کی قبلہ کی طرف کرینگے تا کہ لڑکے کا منہ قبلہ کی طرف ہو

جو برداشت کرتے ہین کہ اپنے یہان ایک قاعدہ بنالیا ہو کہ جو چیز تین بار غصب ہو وہ مومنین پر حرام ہو ایسی
چیز حضرت امیر علیہ السلام اپنی اولاد پر کہ تین بار غصب ہو چکی تھی کیونکر تجویز کرتے اور جواب اسکا کیا معقول
ہو کہ خلافت بھی شیعون کے نزدیک تین بار غصب ہوئی اسکو حضرت امیر علیہ السلام نے خود کیون قبول
کیا اور فدک کے مقدمہ مین شیعون کے تین قول ہین جہلا انکے کہتے ہین کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا
نے جہیز مین پایا تھا اور جو قابلیت رکھتے ہین وہ ہبہ کے قائل ہین اور میراث کے بلکہ کہتے ہین کہ جس
وقت یہ آیت اتری وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ الآیہ اسی روز حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت زہرا کو طلب کر کے باغ فدک کو عطا کیا یہ صورت ہبہ کی انکے یہان ثابت ہو ایک جواب
اسکا یہ ہو کہ یہ آیت شامل ہو تین مضمون پر اقربا کو دینا اور مسکین کو اور مسافر کو تو ہم پوچھتے ہین کہ فدک تو
آنحضرت نے حضرت فاطمہ کو عطا کیا پھر مسکین اور مسافر کو کیا دیا کہ پوری آیت پر عمل ہوتا اور تیسرا دعوی میراث
کا تو اسکا اثر کچھ ہماری کتابون سے بھی پایا جاتا ہو کہ مانگنا میراث کا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہو
مگر جواب اسکا حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس حدیث سے دیا کہ جسکے راوی سب عشرہ مبشرہ مین
وہ یہ ہو نَحْنُ مَعَاشِرَ الْأَنْبِيَاءِ لَا نَرِثُ وَلَا نُورِثُ مَا تَرَكْنَاهُ فَهُوَ صَدَقَةٌ یعنے ہم گروہ انبیا کے نہ کسی کے
مال کے وارث ہوتے ہین اور نہ ہمارے مال کا کوئی وارث ہوتا ہو جو ہم چھوڑین اقسام مال سے وہ سب
صدقہ ہو ایسی حدیث سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جواب دیا کہ حضرت فاطمہ نے اپنے دعوے سے
سکوت کیا اور اس امر مین عمر بھر پھر کلام نہ کیا تو دعوی میراث حضرت فاطمہ رض کا قاطع و مانع ہبہ کو ہو اسواسطے
کہ ہبہ مین قبضہ شرط ہو جیسا کہ فریقین کی کتابون مین ہو اگر قبضہ حضرت فاطمہ رض کا فی الجملہ ہوتا تو میراث
کا دعوی کاہیکو کرتین اور میراث کے دعوے کو حدیث منافی ہو کیونکہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انبیا
لوگ اس امر مین سائر امت سے خاص ہین کہ نہ وہ وارث کسی کے ہوون اور نہ کوئی وارث انکا ہو اسکو
مخصوصات کہتے ہین جیسے چار سے زیادہ عورت نکاح مین جمع کرنا سوائے انبیا کے کسیکو جائز نہین اور شیعہ
اس حدیث کا جواب یون دیتے ہین کہ یہ حدیث معارض آیات قرآنی کی ہو کہ وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ
تو حدیث صحیح نہوئی کیونکہ صحت حدیث مین یہ بھی شرط ہو کہ قرآن سے معارض نہو ہمارا جواب یہ ہو کہ تمہارے
فہم کی خطا ہو اسواسطے کہ اس آیت مین جو ورث کی لفظ آئی ہو اس سے مراد وراثت مالی نہین ہو بلکہ وراثت
نبوت اور ہدایت ہو کیونکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے بہت بھائی تھے انھین کو وارث حضرت داؤد ع

کا فرمانا اور دوسرے بھائیوں کو نہ فرمانا دلیل قوی ہو اسپر کہ یہاں مراد نبوت ہی کہ حضرت سلیمان نبی ہوئے
اور دوسرے بھائی نبی نہوئے اور یہی دلیل ہی اس آیت سے کہ جو حضرت زکریا علیہ السلام کی زبانی
اللہ تعالی فرماتا ہی فَهَبْ لِي مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ یعنی بخش مجکو اپنے پاس سے
کوئی وارث کہ وارث ہو میرا اور وارث ہو آل یعقوب کا بلکہ آل یعقوب کے کہنے سے ہماری دلیل بہت
قوی ہو گئی اسواسطے کہ اگر مراد ہدایت اور نبوت نہیں ہی تو يَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ کا لفظ لغو ہوتا ہی اور لغو
کلام اللہ میں معاذ اللہ تجویز کرنا کفر ہی اسواسطے کہ لڑکا اپنے باپ کا وارث ہوتا ہی نہ سارے کنبے کا اور نبوت
اور ہدایت کی مراد لینے میں کچھ قباحت نہیں کیونکہ حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا کا یہ مضمون ہوا کہ یہ لڑکا
نبی ہووے جیسے میں نبی ہوں اور جیسے آل یعقوب میں نبوت تھی سوال مسلمان کی جان بھی جا کر مارنی کسی
مقام پر روا ہی یا نہیں جواب تین گناہ پر روا ہی ایک خون کے بدلے دوسرے زنا کرنے پر سنگسار کرنا تیسرے
لوٹنے والے کو مارنا جیسا کہ فرمایا اللہ صاحب نے انیسویں سیپارہ سورۂ فرقان کے چھٹے رکوع میں وَلَا
يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ترجمہ اور نہیں خون کرتے جان کا جو منع کی اللہ نے مگر
جہاں چاہیے ف مگر جہاں چاہیے رسول نے فرمایا کہ مسلمان کی جان نہیں مارتے سوائے تین گناہ کے
خون کے بدلے یا بدکاری میں سنگسار کرنا یا راہ لوٹنے پر مارنا ۱۲ موضح القرآن سوال چہ می فرمایند
علمائے دین و مفتیان شرع قویم قامع بنیان شرک و بدعت بانی طریق حق و احدیت اندرین مسئلہ کہ یک
شخص مسلمان تابع دین و ایقان تائب رسوم شرک و بدعات ہادی گمراہان براہ سنت و آیات در ماہ
محرم الحرام بسبب کمال محبت امامین علیہما السلام بتخصیص طعام قسم مالیدہ و شربت وغیرہ تیار نمودہ در
تاریخ پنجم و ششم و نہم و دہم مسکینان و طفلان را میخوراند و بوقت روانگی تعزیہ ہمراہش تا کربلا ہمان قسم
اکل و شرب و نیز دیگر اجناس مثل گندم و فتالی وغیرہ میرساند و باعتراض مسلمانان بانواع امور شرک و بدعت
میگوید کہ رسانیدن بجای کربلا جہت تقویت جمع مسلمانان ست ورنہ بخانہ خود خورانیدہ می الکنون حاصل سوال
اینکہ چنین کسان الکنین ایام بتعیین و تخصیص طعام و نصرت این امور چگونہ باشند بینوا توجروا جواب
مسلمانان و مالکان محبت اہلبیت علیہم الرضوان را باید کہ اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم و اتباع
اعمال اہلبیت کرام علیہم و علی آبائہ السلام در اقوال و افعال و احوال نمایند حالانکہ بعد رسول اللہ حضرات
اہلبیت کردہ باشند و بعد حضرت علی مرتضی و اولاد و احفاد جناب ختان و بعد امامین ہمامین اولاد و احفاد

ایجاد جناب شان کرده باشند تلاش کرده تعجیل نماید و از محدثات الامور فی الدین و اعمال جهال و مبتدعین
نفرت نموده شریک و ناصر شان نشود و تکثیر سواد آنها ننماید اگر طعام مالیده وغیره چیزهای مباحه بر محتاجان صرف
نموده برای ثواب اموات بهتر ست اما در بعضی مقام موجب زیر و گناه میشود چنانچه فرستادن طعام بخانه اهل میت
یک روز در شب مستحب ست اما اگر در انجا زنان نوحه کننده باشند ممنوع ست بسبب اعانت بر گناه پس باید که (یعنی گناه ۱۲)
خیرات وغیره بدون تعیین جشن و تاریخ و طعام هر طعامی که خواهند بر محتاجین صرف نمایند اما روز عاشوره
وسعت طعام بر عیال خود نمودن در حدیث شریف آمده است پس باید که بغیر تخصیص طعام هر طعامیکه
پسند آید بر اهل و عیال خود وسعت نماید و بر همسائگان و مساکین که مجتنبین از بدعت باشند تقسیم نماید
مضایقه ندارد و تعیین تاریخ و تخصیص طعام مالیده و شربت وغیره از قبیل بدعت ست والله اعلم
بالصواب جعفر علی **سوال** حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روز عید الضحی کے اپنے ہاتھ سے قربانی
کالے ادنانیہ کی ذبح کیا تھا یا نہیں **جواب** کیا تھا جیسا کہ کتاب مشکوۃ المصابیح کے باب الاضحیہ فصل
اول میں ان حدیثوں سے ثابت ہے عن انس رضی الله عنه قال ضحی رسول الله صلی الله
علیه وسلم بکبشین املحین اقرنین ذبحهما بیده وسمی وکبر قال رأیته واضعا
قدمه علی صفاحهما ویقول بسم الله والله اکبر متفق علیه ترجمہ روایت ہے انس سے کہا انس
نے قربانی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دنبے کالے شاخدار ذبح کیا دونوں کو اپنے ہاتھ سے اور
بسم اللہ اور اللہ اکبر کہا اور کہا انس نے کہ دیکھا میں نے آنحضرت کو جب رکھنے والے تھے اپنے پاؤں کو
ایک کے پر اور کہتے تھے بسم اللہ اللہ اکبر متفق ہیں اسپر بخاری اور مسلم اور دوسری حدیث یہ ہے وعن
جابر رضی الله عنه ضحی النبی صلی الله علیه وسلم عن نسائه بقرة فی حجة رواه مسلم ترجمہ اور
روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے قربانی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیوں کی طرف سے ایک گائے
بیچ حج کے روایت کیا اسکو مسلم نے **سوال** اللہ تعالی نے جو فرمایا ہے کہ زانی کو سو کوڑے مارو تو مرد وا
دونوں کو سو سو کوڑے مارے یا اکیلے مرد ہی کو کہا **جواب** دونوں کو سو سو کوڑے مارنا چاہیے
جیسا کہ فرمایا اللہ صاحب نے اٹھارھویں سیپارہ سورہ نور میں الزانیة والزانی فاجلدوا کل واحد منهما
مائة جلدة ترجمہ زنا کرنے والی اور زنا کرنیوالا پس مارو ہر ایک کو ان دونوں میں سے سو کوڑے ۱۲
سوال وہ کون چیز ہے جو کچھ نہیں ہے **جواب** وہ دنیا ہے جو کچھ نہ رہیگی ۱۲ اظہر اسلم **سوال** اگر کسی

شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا پھر بغیر صحبت کیے اُسکو طلاق دیا تو مہر دینا اُس شخص پر واجب ہی یا نہین
اور وہ عورت دوسرے مرد سے نکاح کیا چاہے تو بعد عدت کے کرے یا چاہے تو اُسی وقت کر لیوے
جواب اگر بغیر صحبت اور خلوت کے طلاق دیا تو اگر مہر ٹھہر چکا ہی تو آدھا دینا پڑیگا اور اگر نہین ٹھہرا ہی تو
ایک جوڑا کپڑا دینا چاہیے اور نکاح چاہے تو اُسی وقت خواہ جب چاہے کرے عدت بیٹھنا ضرور نہین
مگر جو خلوت ہوئی اگرچہ صحبت نہوئی ہو تو مہر بھی پورا دینا پڑیگا اور عدت بھی بیٹھنا جیسا کہ فرمایا اللہ جل شانہ
نے بائیسوین سیپارہ سورۂ احزاب کے چھٹے رکوع مین یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نَکَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ
ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَکُمْ عَلَیْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا فَمَتِّعُوْهُنَّ وَ
سَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا **ترجمہ** اے ایمان والو جب تم نکاح کرو مسلمان عورتون کو پھر اُنکو چھوڑ دو
پہلے اس سے کہ ہاتھ لگاؤ سو اُنپر حق نہین تمھارا عدت مین بیٹھنا کہ گنتی پوری کراؤ سو اُنکو دو کچھ فائدہ
اور رخصت کرو بھلی طرح **فائدہ** بغیر صحبت ہوئے جو مرد چھوڑ دے عورت کو اُسکا مہر بندھا تھا
تو آدھا دے اگر نہ بندھا تھا تو کچھ فائدہ دے یعنی ایک جوڑا پوشاک اور اُسی وقت چاہے تو وہ عورت
اور نکاح کر لے عدت نہین اور اگر خلوت ہوئی گو صحبت نہوئی تو مہر بھی پورا دینا اور عدت بھی بیٹھنا ۱۲ موضح القرآن
سوال پکی اینٹ بنانے کی پہلے کسنے ترکیب نکالی ہی **جواب** فرعون نے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے
حضرت موسیٰ اور فرعون کے قصے مین فَاَوْقِدْ لِیْ یَا هَامَانُ عَلَی الطِّیْنِ فَاجْعَلْ لِّیْ صَرْحًا لَّعَلِّیْ اَطَّلِعُ
اِلٰی اِلٰهِ مُوْسٰی وَاِنِّیْ لَاَظُنُّهُ مِنَ الْکَاذِبِیْنَ **ترجمہ** آگ دے اے ہامان میرے واسطے گارے کو پھر
بنا میرے واسطے ایک محل شاید مین جھانک کر دیکھون موسیٰ کا رب اور میری اٹکل مین تو وہ جھوٹا ہی
ف گارے کو آگ دے یعنی پکی اینٹ بناتے ہین پکی اینٹ اول مین بنانے کی ترکیب اُسنے نکالی
کہ عمارت اونچی بناوے تو پتھر کے بوجھ سے گر نہ پڑے ۱۲ موضح القرآن **سوال** جب حضرت نوحؑ کی
قوم پر طوفان آیا تھا اُسوقت مین حضرت نوحؑ کے گھر کے کئی آدمی غرق ہوئے تھے اور کئی بچے تھے اور
حضرت نوح نے نشان طوفان کا کچھ بتا رکھا تھا آگے سے یا نہین **جواب** سورۂ ہود مین آیت حَتّٰی
اِذَا جَاءَ اَمْرُنَا تک کے فائدے مین لکھا ہی کہ ایک بیٹا کنعان اور اُسکی مان یہ دونون ڈوبے اور تین
بیٹے بچے جنکی اولاد ساری خلق ہی اور تنور تھا حضرت نوح کے گھر مین طوفان کا نشان بتا رکھا تھا
کہ جب تنور سے پانی ابلے تب کشتی مین سوار ہو ۱۲ موضح القرآن **سوال** اللہ تعالیٰ پر جھوٹھ بولنا

کی طرح پر ہی جواب کئی طرح پر ہی جیسے علم مین غلط نقل کرنا یا خواب جھوٹھ بنا کر بیان کرنا یا عقل سے حکم کرنا دین کی باتون مین یا دعوی کرنا کہ مین کشف رکھتا ہون یا اللہ کا مقرب ہون ۱۲ موضح القرآن **سوال** تمام قرآن شریف مین سجدہ کی مقام پر ہی **جواب** چودہ مقام پر اور اُس تمام سے سات فرض اور تین واجب اور چار سنت **سوال** سجدہ فرض اور واجب اور سنت کون کون سورتون مین ہین **جواب** سات فرض سورۂ اعراف اور سورۂ رعد و نحل و بنی اسرائیل و مریم و حج و صٓ مین اور تین سجدہ واجب سورۂ فرقان و سجدہ یعنی الم تنزیل و فصلت مین اور چار سجدہ سنت ہین سورۂ نمل و نجم و انشقت و علق یعنی سورۂ اقرا مین **سوال** وہ کون سورہ ہی کہ اول اُسکا تحمید اور آخر اُسکا دعا اور درمیان اُسکا اخلاص ہی **جواب** وہ سورۂ فاتحہ ہی یعنی الحمد سے مالک یوم الدین تک تحمید اور ایاک نعبد سے نستعین تک اخلاص اور اھدنا الصراط المستقیم سے آخر سورہ تک دعا ہی ۱۲ منتہی الکلام **سوال** وہ کون کلمہ ہی کہ اول اُسکا کفر اور آخر اُسکا ایمان ہی **جواب** وہ کلمہ ہی لا الہ الا اللہ ہی یعنی لا الہ کفر اور الا اللہ ایمان ہی ۱۲ منتہی الکلام **سوال** بیگناہ کو قتل کرنا سخت گناہ ہی یا زنا کرنا **جواب** بیگناہ کو قتل کرنا سخت گناہ ہی **سوال** قتل مین دو ہی گواہ اور زنا مین چار گواہ ہونا اُسکا کیا سبب ہی **جواب** زنا مین مقصود ہی چھپانا عیب کا اور قتل مین ثابت کرکے قاتل سے دلوانا حق مقتول کے وارثون کا ۱۲ منتہی الکلام **سوال** سائل ہی فقیرہ عاجزہ مسماۃ ہندہ چارون مذہب کے علما سے اس بات کی کہ ابتدائے بلوغ مین اس غریبہ کا نکاح میرے بزرگون نے زید کے ساتھ کر دیا چند مدت کے بعد وہ کہین چلا گیا مفقود الخبر ہو گیا پانچ برس سے زیادہ گذرا کہ اُسکا ٹھکانا معلوم نہین نہ اُسکا جینا معلوم نہ مرنا نہ کوئی خط آیا نہ کچھ خبر آئی مین کھانے اور کپڑے کی محتاج حالت تباہی مین گرفتار ہون اکثر لوگ قیاس سے کہتے ہین کہ وہ کہین مر گیا ہوگا جیتا ہوتا تو آتا اور میرے جی مین بھی وسواس شیطانی آیا کرتا ہی ابتک مین نے اپنے نفس کو روکا شرم و حیا کے سبب سے کچھ زبان پر نہ لائی لیکن اب طاقت صبر کی نرہی ناچار ہو کر سائلہ ہون کہ چارون مذہب مین سے کسی مذہب مین مفقود کا نکاح توڑنے کا حکم ہووے تو میرے حال پر رحم کرکے للہ فتوی دو تو مین بدکاری سے بچون کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا اور مین نے علما سے سنا ہی کہ حالت مجبوری اور تنگی مین چارون مذہب مین سے جسپر چاہے عمل کرے مگر باہر چارون مذہبون سے نہو حالت اضطرار مین اللہ تعالی نے حرام کو بھی حلال

ایسا ہی ویسی حالت میری ہو آدمی اپنا حال آپ ہی خوب جانتا ہی اور خدا تو سب کے حال کا عالم اور دانا
جو کوئی اس مسئلہ کو جانے اور چھپا وے تو خدا کے یہان سزا پاوے مین یکتہما فانہ اثم قلبہ
آیت قرآنی ہی اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو عالم مسئلہ جان کے چھپا وے تو اُسکے منھ مین
آگ کی لگام دی جائیگی اور وہ گونگا شیطان ہی بینوا توجروا جواب امام مالک رحمۃ اللہ علیہ
موطا مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلہ بموجب فرماتے ہین کہ جب چار برس تک مفقود
کا حال نہ معلوم ہو تو وہ عورت اپنے نکاح توڑنے مین مختار ہی اور حنفی مذہب کے بعضے
فتاوی مین یون ہی کہ عورت اپنے تئین مالکی مذہب قرار دیکر مسئلہ پوچھے تب علما حنفیہ بھی مثل
امام مالک کے مذہب کا لکھین تب وہ قاضی کے پاس جاوے اپنا حال کہے اور فتوی دکھلاوے
قاضی اُس مفقود کی موت کا حکم دے یا نایبًا اُس عورت کو طلاق دے اور وہ عورت موت کی عدت
بیٹھے ترک زینت کرے دونون صورت مین اسکے بعد نکاح کرے اندر عدت باقول نکاح کے اگر مفقود
آویگا تو عورت اپنی پاویگا اور بعد نکاح کے نہ پاویگا اسواسطے کہ حکم دار القضاۃ کا رد نہین ہو سکتا
جیساکہ مولوی محمد سلیم مرحوم جب قاضی محمد اکے تھے عبد اللہ مفقود کے باب مین کیا تھا اور شیخ
عمر بن عبد الرسول رئیس مکہ معظمہ جمع بین الصلوتین کا فتوی مدینہ منورہ کی راہ مین دیا تھا اور
ابن صعود نے حاشیہ درمختار کی عبارت لکھا واللہ اعلم بالصواب الیہ المرجع والمآب جعفر علی ۱۲۹۱
سوال عورتون کو تکلیف حیض آنے کی کیون دی گئی اور کیا سبب ہی جواب جب
حوا علیہ السلام نے قصور گیہون کھانے کا کیا اسی سبب سے اللہ تعالی نے انکو اور ان کی
لڑکیون کو بلاے حیض مین گرفتار کیا اور بعضے متفرقات مین ہی کہ جب حوا علیہا السلام نے بجا ارشاد
گیہون توڑا تو اس سے چند قطرے دودھ کے گرے اسوقت حوا نے کہا کہ جیسا تو نے
مجھ سے دودھ کے قطرے گرائے حق تعالی تجھ سے اسکے بدلہ مین خون کے قطرے گراوے پس اُسکی
دعا کی قبولیت کے اثر سے حوا اور اُنکی لڑکیان قیامت تک حیض کے رنج مین گرفتار ہوئین مفید
النساء سوال کم مدت حیض کی تین دن اور زیادہ دس روز ہین اسکا کیا سبب ہی جواب سبب یہ
کہ جب حوا علیہا السلام نے ارادہ گیہون کھانے کا کیا تو پاؤن سے چلین اور ہاتھ سے توڑا اور منھ سے
کھایا اسواسطے مقابلہ مین ان تینون اعضا کے کم مدت حیض کے تین دن مقرر ہوے اور گیہون

اسماء مرقومہ باشد بلاشبہ حرام ست خواہ خود بکشد یا دیگرے بہ نیابت شان بکشد در صورت از تحریم
خارج و در حکم مَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ معدود و اگر کنارہ ہنگام رہا کردن جانوران مذکورہ بگویند کہ مَنْ
اَخَذَهَا فَهِيَ لَهُ پس ہر کہ آنہا را خواہد گرفت در حقش حلال طیب خواہد بود و ہر تصرفی کہ درآن
خواہد نمود اگر وقت رہا نیدن آنہا کلمہ مذکورہ نگفتہ لیکن در بروش اگر آن جانور را کسی بگیرد مزاحم نشوند
یا خبر گرفتن آن جانور شنیدہ راضی شود پس در صورت نیز ہمگان حکم دست کہ مذکور شد و اگر کافر کسی
جانور را بنام بتان یا بنام آبا و اجداد خود بکسی ہبہ کند نیز حکم مرقوم نافذ واللہ اعلم حررہ ابو الفتح
رکن الدین محمد المدعو بہ تراب علی عفی عنہ **تراب علی** سوال جب آدمی مرتا ہی تو اسکے غم سے
آسمان و زمین بھی روتے ہیں یا نہیں جواب مسلمان کے مرنے سے یہ دونوں روتے ہیں سوا ے
کافر کے جیسا کہ فرمایا اللہ صاحب نے پچیسویں سیپارہ سورۂ دخان کے دوسرے رکوع میں فَمَا
بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنْظَرِينَ ترجمہ پھر نہ رویا انپر آسمان و زمین اور نہ ملی
انکو ڈھیل ف حدیث میں فرمایا ہی کہ مسلمان کے مرنے سے روتا ہی دروازہ آسمان کا جس سے
اسکی روزی اترتی ہی اور زمین جہاں وہ نماز پڑھتا ہی ۱۲ موضح القرآن

رباعی تاریخ تالیف تصنیف مؤلف رح

شدہ تالیف این نامہ جواب سائلین مشہور — دلے مطبوع شد یکبار بسعی پاک صاحب پیر و دل
بہر دوم فکر تاریخش بپیشانم جواب از قبر — خرد گفتہ چہ میترسی کہ کافی ہر دو نام عبقر ۱۲۹۶ھ

الحمد للہ والمنہ کہ یہ رسالہ سنہ ۱۲۸۶ھ میں تالیف ہو کے تیار ہوا

قطعہ تاریخ تصنیف ایضاً

ہوا جبکہ تیار یہ جامع مسائل — ہوئی فکر تاریخ مجھکو ضرور ے
ہوئی ہاتف غیب سے یہ ندا — کہ تاریخ بیشک ہی اسکی خفقور ۱۲۹۶ھ

تمام شد رسالہ جواب السائلین

معبودان باطل یا اپنے باپ دادے کے نام پر چھوڑ دیتے ہیں یا کسی کو دیدیتے ہیں اور سوائے آزاد
کرنے کے ہرگز انکو ذبح کرنا منظور نہیں ہوتا اسکو بھی حرام سمجھا ہے تو اس صورت میں ہمکو تین
مضمون کا ضروری ایک تو فرق درمیان اُس جانور کے کہ جسکو آیت وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ
حرام ٹھہراتی ہے اُس جانور سے کہ جسکو آیت كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ حلال فرماتی ہے دوسرے
مضمون وجہ حرام ہونے أُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ والے جانور کے اور وجہ حلال ہونے کا فروں سبکے
آزاد کیے جانور کے موافق آیات کے اور تیسرے مضمون شبہات اور تلبیسیں و نادانی دو نو
قسم میں تمیز نکرنے والوں اور رد شبہات و دفع تلبیس اُنھوں کا اسواسطے اس رسالے میں
تین فصلیں مقرر ہوئیں **فصل پہلی** جاننا چاہیے کہ کفار زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معبود
باطل مثل لات و منات و عزی کے نام پر جانور مقرر کرتے تھے اور اُسکو یعنے قریب بیت اللہ کے
لاکے اور یعنے قریب اُن بتوں کے ذبح کرتے تھے اُن جانوروں کی حرمت کے بیان میں ما
أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ قرآن شریف میں چار مقام پر نازل ہوا **اوّل** سورہ بقرہ و **دوسرے**
سورہ مائدہ **تیسرے** سورہ انعام **چوتھے** سورہ نحل میں اور آیہ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ سو
مائدہ میں اور منظور ان کافروں کا اُن جانوروں کو ذبح کرنا اُن بتوں کی تعظیم پر تھا جیسے ہندو بکرا بھینسا
بھوانی وغیرہ کے نام مقرر کرکے بل دیتے ہیں گویا اسکی جان کو نذر اس بت کی کرتے ہیں اُسکے گوشت
کو کھاویں یا نہ کھاویں اور آیت بیچ حرمت اُن جانوروں کے عام ہے کیونکہ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ
اللهِ أُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ بِهِ فرمایا یعنے جو جانور کہ اُسکے حق میں شہرت دیجاوے کہ غیر خدا کا ہے خواہ
بت ہو یا روح خبیث یا کسی ولی کے نام مقرر کریں یا کسی نبی کے جیسا کہ تفسیر نیشاپوری و
فتح العزیز وغیرہ تفاسیر میں ہے سوائے خدا کے کسیکا نام واسطے تقرب و تعظیم کے اُس پر لیگا
حرام ہوگا اور مذبح بھی اسکا مرتد جیسا کہ تفسیر نیشاپوری میں ہے قال العلماء لو ان مسلما
ذبح ذبيحة وقصد بذبحها التقرب الى غير الله صار مرتدا و ذبيحته ذبيحة مرتد یعنے علما کا اتفاق ہے بیچ بات
اگر کوئی مسلمان ذبح کرے کوئی جانور اور قصد کرے عبادت اور تعظیم سوائے خدا کے دوسرے
کی وہ شخص مرتد ہو جاویگا اور جانور مرتد کے ذبح کی طرح حرام ہوگا اسی میں ہے تو ہو کا بکرا جب
چھوڑتا اسکا بند ہو جاتا ہے اور جاہل لوگ جانتے ہیں کہ کسی بھوت و پری نے اسکا چھوٹنا بند کر دیا

معبودان باطل یا اپنے باپ دادے کے نام پر چھوڑ دیتے ہین یا کسی کو دیدیتے ہین اور سوائے آزاد
کرنے کے ہرگز انکو ذبح کرنا منظور نہین ہوتا اسکو بھی حرام سمجھا ہر تو اس صورت مین ہمکو لکھنا تین
مضمون کا ضروری ایک تو فرق درمیان اُس جانور کے کہ جسکو آیت وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ
حرام ٹھہرائی ہی اُس جانور سے کہ جسکو آیت كُلُوا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ حلال فرمائی ہی دوسرے
مضمون وجہ حرام ہونے اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ والی جانور کے اور وجہ حلال ہونے کا کافرون کے
آزاد کیے جانور کے موافق آیات کے اور تیسرے مضمون شبہات اور تلبیس و نادانی دور
قسم مین تمیز نکرنے والون اور رد شبہات و دفع تلبیس اُنھون کا اسواسطے اس رسالہ مین
تین فصل مقرر ہوئین

فصل پہلی

جاننا چاہیے کہ کفار زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معبود
باطل مثل لات ومنات وعزّی کے نام پر جانور مقرر کرتے تھے اور اُنکو بعضے قریب بیت اللہ کے
لاکے اور بعضے قریب اُن بتون کے ذبح کرتے تھے اُن جانورون کی حرمت کے بیان مین مَآ
اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ قرآن شریف مین چار مقام پر نازل ہوا اوّل سورہ بقرہ دوسرے
سورہ مائدہ تیسرے سورہ انعام چوتھے سورہ نحل مین اور آیہ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ سورہ
مائدہ مین اور منظور ان کافرون کو اُس جانور کو ذبح کرنا اُن بتون کی تعظیم پر تھا جیسے ہندو بکرا یا بھینسا
بھوانی وغیرہ کے نام مقرر کرکے بل دیتے ہین گویا اسکی جان کو نذر اس بت کی کرتے ہین اُسکے گوشت
کو کھاوین یا نہ کھاوین اور آیت مین حرمت اُن جانورون کے عام ہی کیونکہ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ یا
اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ فرمایا یعنے جو جانور کہ اسکے حق مین شہرت دیجاوے کہ غیر خدا کا ہی خواہ وہ غیر
بت ہو یا روح خبیث یا کسی ولی کے نام مقرر کرین یا کسی نبی کے جیسا کہ تفسیر نیشاپوری و تفسیر
فتح العزیز وغیرہ تفاسیر مین ہی سوائے خدا کے کسیکا نام واسطے تقرب وتعظیم کے اُسپر پکارا جاوے
حرام ہوگا اور ذبح کرنیوالا مرتد جیسا کہ تفسیر نیشاپوری مین ہی قال العلماء لو ان مسلما ذبح
ذبيحة وقصد بذبحها التقرب الى غير الله صار مرتدا وذبيحته ذبيحة مرتد یعنے علما کا اتفاق ہی اس بات پر کہ
اگر کوئی مسلمان ذبح کرے کوئی جانور اور قصد کرے عبادت اور تعظیم سوائے خدا کے دوسرے شخص
کی وہ شخص مرتد ہو جائیگا اور جانور مرتد کے ذبح کی طرح حرام ہوگا اسی مین ذکر ہی توپ کا بکرا کہ جب
چھوٹنا اسکا بند ہو جاتا ہی اور جاہل لوگ جانتے ہین کہ کسی بھوت و پری نے اسکا چھوٹنا بند کر دیا ہی

تب ذبح کیا کرتے ہین اور نئی حویلی کا بکرا جنون کی ایذا کے ڈر سے یا اسیرون کے آنیکے وقت
شگون کیواسطے بکرا ذبح کر کے سامنے ڈالنا یہ سب حرام ہین اللہ تعالے کے سوا اسے دوسرے
کی تعظیم کیواسطے ذبح کئے جاتے ہین پھر وہ جانور نہ اللہ کے نام سے ذبح کیا جاوے یا دوسرے
کے تقرب مر لیا جاوے اور نام پاک اللہ تعالے کا محض بسبب عادت کے ہو فقط ہان جو بکرا مہمان
کے کھانے کے واسطے ذبح کیا جاوے وہ اسمین داخل نہین ہی وہ حلال اور طیب ہی اور یہ سنت حضرت ابراہیم
علیہ السلام کی کیونکہ اللہ تعالے کی تعظیم کیواسطے ذبح ہوا ہی اور مہمان کے کھانے کیواسطے اب فرق سمجھو اس
بیان کا ساتھ اُن جانورون کے جو ہندوستان کے ہندو اور بعضے کلمہ گو وقت ظاہر ہونے مرض یا وغیرہ آفات
کے چھوڑان باطل مثل بھوانی وغیرہ کے نام کرکے اپنے ملک سے نکال کر کسی مالی کو دیتے ہین یا چھوڑ دیتے
ہین یا بدھو سانڈ و بجار چھوڑا کرتے ہین مگر بجار مین ایک سبب ہی اور کہ اسکو ہم جدا بیان کرینگے اس اقسام سے
جانور انکو سائبہ اور بحیرہ کہتے ہین کہ عرب کے کفار اُسکو چھوڑا کرتے تھے اور ان جانورون کو کھانا حرام جانتے
تھے اور چھوڑنا اُن جانورون کو واسطے آزاد کرنا اور اپنے ملک سے نکال دینا انکی غرض تھی ذبح کرنا اور یہ نہ تھا اور اسیواسطے
مولانا عبدالحی علیہ الرحمۃ بیچ بیان فرق جانور وَمَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ کے اور جانور آزاد کئے ہوئے کے
بیان مین فرماتے ہین کہ جانور اہل لغیر اللہ مثل بت سائبہ قربانی کے کھانے کے سوا اسواسطے وہ
بھی شرک و حرام ہی اور جانور بھی اور بعضے شخص آزاد کیا ہوا جانور مشابہت رکھتا ہی ساتھ چھوٹی
رکھنے اور بدھی پہنانے فاسقون کے اپنے لڑکون کو یہ محض فعل شرک ہی اسی طرح جو جانور کسی کے
نام آزاد کرکے کسی کو دے ڈالتے ہین اُس شخص کی ملک ہو جاتی ہی اس شخص سے بطور ہبہ و بیع کے
لینا درست ہی اور جانور کسی کی ملک ہو نہین اور جو جانور کہ ہنود آزاد کرکے اپنے ملک سے باہر
کر دیتے ہین وہ سب درست ہی مگر جو مزاحمت کرین مالک کی مراد سے اور جو مزاحمت مالک کی
مراد سے کرین تو صاف حرام ہی بسبب غصب کے اسمین کچھ شبہہ نہین اور اگر مزاحمت مالک کی
مراد سے نہ کرین بلکہ دوسری صورت سے کرین جیسے ہندؤن کے مذہب مین گائے
بیل کی تعظیم ہی اور ذبح کرنا اسکا بڑا عذاب ہی تو اس سبب سے ہندو سانڈ کے ذبح سے
مزاحمت کرتے ہین نہ ذبح کرنے مرنے پر مستعد ہوتے ہین نہ ملک کی مراد سے کہ یہ سانڈ ہمارا
مال ہی بلکہ مذہبی راہ سے یہانتک کہ اگر کوئی مسلمان اپنی گائے کو ذبح کریگا تو ہندو کو اگر اختیار ہوگا تو بکہ

اگر ذبح سے منع کریگا اُسکی جان بچانے کیواسطے اپنی جان دیگا تو اس صورت میں سانڈ آزاد کرنیکی
راہ سے تو حلال ہی مگر مزاحمت کی راہ سے کہ اس سانڈ کے چھوڑنے والے اور غیر چھوڑنے والے
بالاتفاق منع کرتے ہیں مذہب کی راہ سے تو اس صورت میں اگرچہ صاف حرام نہیں مگر شبہ
ساتھ حرام کے ہی اور جس ملک کے لوگ سانڈکو چھوڑ دیتے ہیں اور مالک نے نہیں باہر کیا
بلکہ بیچ بھی ڈالتے ہیں اُس مقام پر مال غیر کی بدون خریدے کے گوشت اُسکا حرام ہوگا اور اگر خرید کرے
مالک سے تو حلال طیب ہی اسواسطے مولینا محمد اسمعیل علیہ الرحمۃ نے فتوی دیا ہی کہ اگر ہندو سانڈ
چھوڑ دیویں اور اُسکو کوئی پکڑ لیجاوے اور بہ تصرف جاری ہوکے سبب اس سے منع نکریں مگر ذبح کرنے
سے محض بپاس مذہب اپنے کے منع کریں تو اس صورت میں اُنکو دعوی ملکیت کا نرہا اس حال
میں اگر حاکم حکم مسلمانوں کو دیوے کہ سانڈوں کو حلال کرکھاو تو مسلمانوں کو کھانا اُسکا حلال ہی اور ایسی ہی
ہے رسالہ زبدۃ النصائح میں اور شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ترجمہ میں سائبہ کو حلال لکھا
مراد اس سے وہی سانڈ ہی جسکو ہندو چھوڑ دیں اور پھر کسی طرح کی مزاحمت نکریں اور مولوی ابوالبرکات
تراب علی بھی بیچ جواب سائل کے اس تفصیل سے لکھتے ہیں حاصل انکی تحریر فارسی کا یہ ہے کہ وہ
جو جانور داغ کرکے یا بدون داغ کے چھوڑ دیتے ہیں اور ذبح کرنے سے مزاحمت کرتے ہیں تو اگرچہ
وہ جانور حلال ہونے میں شامل سائبہ اور بحیرہ کے ہیں لیکن بسبب مزاحمت کے حرام ہیں اور اگر
کافروں کو خون گرانا اس جانور کا کسی معبود باطل وغیرہ کے نام منظور ہی تو وہ بیشبہ حرام ہی خود ذبح
کریں یا دوسرے سے ذبح کروائیں اور یہ قسم بحیرہ اور سائبہ سے باہر ہی وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ میں داخل ہی
اور اگر کفار کسی جانور کو چھوڑ دیویں اور کہیں کہ جو چاہے وہ لیوے یا نہیں مگر لینے والے سے مزاحمت
نکریں یا خود دیدیویں ان صورتوں میں حلال ہی انتہے اور رسالہ زبدۃ النصائح میں مولوی [illegible]
لکھنوی کی تقریر بھی سائل کے جواب میں ایسی ہی ہی کچھ فرق نہیں بلکہ سائل نے بحیرہ وغیرہ کا سوال جدا اور
سانڈ کا سوال جدا کیا تھا مولوی ممدوح نے دونوں کا حکم یکساں پاکر ایک ہی جواب دونوں سوالوں کا
دیا بیچ ذیل اس جواب کے یہ لکھتے ہیں پس اگر ہنود کی رائے چھوڑی سانڈ یا جاہلی مسلم دولہی بزرگی جانور را
تا بہ خورد نقش حرام نیست الی آخرہ انتہے اب فرق جانوروں میں غیر اللہ کا اور آزاد کیے ہوئے جانور کا ظاہر
ہوگیا عقل سے اچھا پر سوچو کیونکہ جانے غور ہی موٹا موٹا اور بہت دور بھول جاتا ہوں ہی اور آزاد کیے ہوئے جانور ذبح

اور علمائے حکم ایک ہی اشیائے کے حلال ہونے پر دلیل یہ آیت ہے وما جعل اللہ من بحیرۃ ولا سائبۃ ولا
وصیلۃ ولا حام ولکن الذین کفروا یفترون علی اللہ الکذب واکثرہم لا یعقلون یہ آیت
سورہ مائدہ میں ہے ترجمہ اسکا یہ ہے نہیں ٹھہرایا اللہ تعالے نے بحیرہ اور سائبہ اور نہ وصیلہ اور
حامی ولیکن کافر باندھتے ہیں اللہ پر جھوٹ اور اکثر انمین بہتون کو عقل نہیں قال مولانا عبد القادر علیہ الرحمۃ
موضح القرآن میں لکھتے ہیں یعنے یہ کفر کی رسمیں تھیں کہ مواشی میں کوئی بچہ نیاز رکھتے بت کے
نام کا اوسکا کان چیر دیتے نشان کو اسکو بحیرہ کہتے اور کوئی جانور بت کے نام پر آزاد کرتے اوس کو
اپنے اختیار پر چھوڑ دیتے وہ سائبہ تھا اور بعض شخص نے ٹھہرایا کہ جو بچہ نر ہو وہ بت کی نیاز ذبح کروں
اور جو بچہ مادہ ہو میں رکھوں پھر اگر نر و مادہ دونوں ملے ہوئے ہوتے تو نر بھی آپ رکھتا مادہ کے ساتھ یہی
وصیلہ تھا اور جس اونٹ کی پشت سے دس بچے پورے ہوتے تو لائق سواری اور بوجھ کے اوسکے باپ
کی اولاد کو موقوف کر دیتے اور جاری پانی پر سے نہ ہانکتے وہ حامی ہوا یہ سب غلط رسمیں تھیں الکر اسکو حکم شرعی
سمجھتے تھے انتہی اور تفسیر جلالین میں بیچ شان نزول آیت یا ایہا الناس کلوا مما فی الارض حلالا
طیبا کے لکھا ہے کہ یہ آیت اوس شخص کے حق میں نازل ہوئی کہ جو سائبہ اور بحیرہ کو حرام کہتا تھا
اور اوسی تفسیر میں بل نتبع ما الفینا علیہ آباءنا کے بیان میں ہے کہ کفار باپ دادے کی سند لاتے تھے بت
پوجنے اور سائبہ اور بحیرہ کے حرام جاننے پر فقط اور تفسیر جامع البیان میں بیچ آیت یحل لہم الطیبات
کے ہے مما حرموا علی انفسہم من البحیرۃ والسائبۃ والوصیلۃ انتہی یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم حلال کر دیتے ہیں انکو ستھری چیز جو حرام کیا تھا انھوں نے اپنی جانوں پر مثل بحیرہ اور سائبہ
اور وصیلہ کے

فصل دوسری بیچ بیان وجہ حرام ہونے اوس جانور کے کہ جسکے ذبح میں پہلی آواز دی جائے غیر اللہ کے نام کی

چنانچہ مولانا شاہ عبد العزیز علیہ الرحمۃ نے
تفسیر فتح العزیز میں بیان فرمایا ہے کہ جو جانور باسم اللہ تعالے کے نام ذبح ہوتا ہے وہ حلال ہے اس واسطے
کہ روح جسم کو پاک رکھتی ہے جب تک روح جسم میں ہے یہ جسم نجس نہیں ہوتا اور نہ سڑتا نہ گلتا اور
روح جانور کی نکلی گئی ساتھ نام اللہ کے تو اللہ تعالے کا نام مبارک پاک کرنے میں اوس جسم کے
قائم مقام روح کے ہوا اسی واسطے جو جانور آپ سے مرے اگرچہ بکری یا گائے ہو حرام ہے کیونکہ اللہ تعالے
کا نام قائم مقام روح کے نہ ہونے پایا اور وہ جانور مردار ہو گیا اور جس جانور کی جان نکالنے کے وقت

غیر کا نام لیا گیا وہ مردار سے بھی بڑھ گیا ایک تو اللہ تعالے کا نام اُسپر نہ لیا گیا دوسرے اور زیادتی
ہوئی کہ غیر کا نام لیا گیا تو یہ جانور حرام ہونے میں وہ مردار سے بھی بڑھ گیا اور کوئی اگر شبہہ کرے
کہ جس جانور کو جاہل لوگ اولیا کی نذر کرتے ہیں پیچھے پھر اُسے اللہ ہی کے نام سے ذبح کرتے ہیں تو یہاں بھی
بھی اللہ تعالے کے نام مبارک کو قایم مقام ذبح کے سمجھکے اُسکو حلال جانو **جواب** اسکا یہ
ہے کہ قاعدہ شرعی یہ ہے بعد مقدمہ ذبح کے یہ ہو کہ اللہ تعالے کا نام قابض ہو اُس جانور کے ذبح میں لیا جاے
تب حلال ہو اسواسطے کہ حدیث شریف میں آیا ہے جَرِّدُوا التَّسْمِيَةَ یعنے ذبح میں بغیر اللہ اللہم
آگے کو خالص کہا کرو بدون تلاوت نام غیر کے جیسا کہ ذبح ہدایہ کے ہے یعنی اگر ذبح کیوقت کوئی شخص
کہے بِسْمِ اللّٰهِ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ محمد کی دال کو کسرہ پڑھے تو بیشک حرام ہے اور اگر محمد کی دال کو رفع پڑھا
تو مکروہ ہے اور اگر نیت ذبح جانور کی واسطے بت یا پیر یا پیغمبر کے کرے اور زبان سے بسم اللہ اللہ اکبر
کہکے ذبح کرے تو بھی حرام ہے اگرچہ ظاہر میں غیر کا نام نہیں لیا گیا مگر نیت میں تو ہے اسواسطے کہ
نیت عمل کی عمل کے ساتھ رہتی ہے تمامی عمل تک جیسا کہ اصول فقہ میں ہے اور وجہ حلال ہونے
بحیرہ و سائبہ و حام کی یہ ہے کہ کفار زمان جاہلیت کے ان جانوروں کو تعظیماً حرام جانتے تھے بلکہ واسطے
وبائی وقت سے اُن جانوروں کو ہانکتے نہ تھے اور یہ بات تشریع ہے یعنے شریعت مقرر کرنا ہے اور
شریعت مقرر کرنے کا اختیار سوائے خدا اور رسول کے دوسرے کو نہیں ہے اسواسطے اللہ تعالے نے
اُنکے حرام کرنیکو منع فرمایا اور تمامی اس آیت کی جو آیا ہے وَلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ
اسیطرف اشارہ ہے کہ جب اللہ تعالے نے یہ بات مقرر نہ کی تو دوسرے کا مقرر کرنا اللہ تعالے پر جھوٹ
باندھنا ہے جیسا کہ دوسری آیت میں جو سورہ نحل کے فرمایا ہے وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا
حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ
یعنے نہ کہو جو وصف کرتی ہے تمھاری زبان کہ یہ حلال اور یہ حرام بے دلیل شرعی کہ باندھو جھوٹ
اللہ تعالے پر جھوٹ بیشک جو لوگ باندھتے ہیں اللہ تعالے پر جھوٹ وہ مراد کو نہ پہونچینگے
بلکہ عذاب میں پہنچینگے جیسا کہ تفسیر جامع البیان میں ہے اب خیال کرو کہ اس آیت میں اپنی
طرف سے کسی چیز کو حلال و حرام کہنے کو افترا علی اللہ فرمایا

فصل تمیز تلبیس و نادانی و رفع شبہات کم فہموں کا

جاننا چاہئے کہ بعضے لوگوں نے جب معلوم کیا کہ جو جانور کہ غیر کے نام پکارا

بلند آواز دیا گیا وہ بموجب آیت وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ کے حرام ہو تو انھون نے خیال کیا کہ سانڈ
کو بھی ہندو اپنے باپ دادے کے نام شہرت دیکر چھوڑ دیتے ہین جیسا کہ مشہور ہے کہ فلانے ہندو نے
اپنے باپ دادے کے نام سانڈ داغ کرکے چھوڑا ہی تو انھون نے اسکو بھی أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ مین داخل سمجھا
اور آیت مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَحِيرَةٍ کے معنون کا خیال نہ کیا یہ تو انکی نادانی ہی کیونکہ چھوڑنیکا حکم اور ہی
نیّت کرنا اور جتلانا اور ہی گذرا اور بعد معلوم ہونے اصل حقیقت کے بعضون نے اپنے عقیدہ کو ٹھیک
بنا کر سانڈ کو وما اهل به لغیر اللہ مین داخل بتانا اور بعضون کو حمیت جاہلیت مستکبر ہوئی کہ ہم تو عالم ہین ہم نے
جب لوگون کے سامنے اسکو حرام کیا تھا اب ہمکو حلال کہنے دنیا کی غیرت مین بٹا لگتا ہی تو اسی بات
پر اڑے اور إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ مین داخل ہو گئے اپنے جان بوجھ کے حق پوشی کی جب نہین
سمجھے تھے تب بیگناہ تھے اب جان بوجھ کے چھپانے سے سخت گنہگار اور قابل لعنت خدا کے ہوئے ایسا لوگون
کے حق مین قرآن شریف مین وارد ہی یعنے آیۃ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى
مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ مگر ایسے عالم اس سے
بھی نڈر ہو گئے اور لوگون کو گمراہ کرنے لگے جو شخص نہین سمجھتا تھا اسکو بھی انکا حرام کہنا گمراہ ہونیکو کافی ہوا
اور شیطان کی حاجت نہ ہی اور جو شخص کہ سمجھتا تھا اس سے کہنے لگے کہ دیکھو تو پیر اور پیغمبرون کے نام کا بکرا تو
حرام ہو وے اور بھوانی اور کالی کے نام کا حلال تو یہ حلال کہنے والے لالچ کے دام مین مبتلا ہین کہ مفت
کے بکرے بھیڑے ہاتھ لگتے ہین کیون چھوڑین مفت راجہ بادگفت اور جسکو دیکھتے ہین کہ سمجھا اسکی زیادہ
ہر اسکو کہتے ہین کہ یہ لوگ تعزیہ پر چڑھائی چیزون کو حلال کہتے ہین کیونکہ دونون کا حال ایک ہی حقیقت
حال یہ کہ یہ بھی انکی غلطفہمی ہی اسواسطے کہ جو چیز تعزیہ اور جھنڈا وغیرہ پر چڑھائی جاوے اسکو بحیرہ اور
سائبہ سے ہرگز مشابہت نہین مگر سانڈ وغیرہ جانورونکو مشابہت ہی جیسا کہ ہم اوپر لکھ چکے ہین
بیان تلبیس اور تلبیس انکا یہ ہی کہ لوگون سے کہتے ہین کہ یہ مسئلہ ہی کہ جس مقام پر دو عالم ایک بات
مین اختلاف کرین یعنے ایک حلال کہے اور دوسرا حرام تو اس مقام پر حرمت پر عمل کیا جاویگا کیونکہ
حلال کے ترک مین کچھ گناہ نہین اور حرام مین مبتلا ہونے سے سخت عذاب ہی دفع تلبیس دفع اس
تلبیس کا یہ ہی کہ جس مقام پر قرآن اور حدیث سے کوئی مسئلہ صاف صاف معلوم نہین ہوتا ہو اور قیاس
کے رو سے ایک عالم اسکو حلال کہتا ہو اور دوسرا حرام اس مقام پر ایسا ہی حکم ہی کہ شبہہ کی چیز سے پرہیز کرے

اور جس مسئلہ کی حلت صاف قرآن اور حدیث سے نکلے اور سب علماء عقلی اور مفسرین بموجب اُس آیت
کے حلت کا فتوی دیوین اُس حشام پر یہ مسئلہ بیان کرنا مسلمانون کو فریب شیطانی مین گمراہ کرنا ہی جسکے
دفع کیواسطے خود اللہ تعالے سورہ بقر مین فرماتا ہی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا
وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّهٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ اِنَّمَا یَاْمُرُکُمْ بِالسُّوْٓءِ
وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ترجمہ اے ایمان والو کھاؤ جو چیزین زمین
مین ہین حلال ستھری اور نہ چلو قدمون شیطان کی بیشک وہ واسطے تمہارے دشمن ظاہر ہی وہ تو
یہی حکم کرتا ہی تم کو ساتھ برائی و بے حیائی کے اور یہ کہ باندھو تم اللہ تعالے پر جو نہین جانتے اب سمجھو
کہ حرام جاننے سے اس چیز کے انکار لازم آتا ہی آیات قرآنی سے کہ اس سے کفر لازم آتا ہی جیسا کہ قرآن
شریف مین آیا ہی وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْکٰفِرُوْنَ یعنے جو کوئی حکم نکرے
موافق آیت قرآنی کے تو وہ کافر ہی جیسا کہ سورہ مائدہ مین ہی معاذ اللہ منہا اور قرآن کے
خلاف مسلمانون کو بہکانا شیطان ملعون کی نیابت کرنا ہی اللہ بچاوے ایسی سمجھ سے انصاف یہ
ہی کہ یہ مقام دھوکا کھانے کا ہی انکو جنکو تفسیر قرآن سے علاقہ نہین ہی تو عوام جو نہ سمجھتے نہین انکا کچھ
قصور نہین ہان جو لوگ سمجھ بوجھ کے حرام و حلال جانورون مین فرق نہ کرین وہ دوسرون کو بہکاوین
وے بڑے گنہگار ہین اور موجب تصنیف اس رسالہ کا یہی ہی کہ بچارے بے پڑھے لوگ مکانیدانولی
کے فریب سے بچین اور اس رسالہ کا مضمون معلوم کرکے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانین
اور اس گنہگار کو ثواب اخروی حاصل ہو اور فائدہ لینے والے اس رسالہ کے بھی دعاء خیر سے
یاد رکھین اور اللہ تعالے اسکو باقیات صالحات واسطے اس گنہگار کے کرکے مجھکو اور سب مسلمانونکو
راہ راست دکھاوے اور ناحق سمجھ کر سنیوالون کو مجال عذر کرنے کی نرہے اللہ تعالے اگر توفیق دیوا
تو اسپر عمل کرین یا ازروے آیات و احادیث کے جواب لکھین فقط رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ
اَخْطَاْنَا رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً وَّهَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا آمین آمین
یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

تمت بالخیر

اللہ تعالیٰ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتَامٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنٰی وَ
ثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَۃً اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی
مِنْکُمْ وَالصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَاِمَائِکُمْ اِنْ یَّکُوْنُوْا فُقَرَاءَ یُغْنِهِمُ اللہُ مِنْ فَضْلِهٖ
قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ
فَلَیْسَ مِنِّیْ وَقَالَ تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّیْ اُبَاهِیْ بِکُمُ الْاُمَمَ
بعد اسکے یہ خطبہ پڑھنے والا کہ ولی دولھن کا ہو یا وکیل دولھا سے کہے کہ نکاح کر دیا میں نے فلانی عورت
فلانی عورت یا موکلہ اپنی سے کہ فلان بیٹی فلان کی ہی اتنے مہر پر اور دولھا کہے میں نے
قبول کیا نکاح اس عورت کا یا موکلہ تیری کا کہ یہ ہی اس مہر پر اور بجائے فلانی کے نام دولھن کا
اور بجائے فلان کے نام دولھن کے باپ کا لیوے اور تعین مہر کی موافق بیان کرے اور ان
الفاظ کو چپکے چپکے نہ کہے جیسا کہ اکثر ناواقف کرتے ہیں اور جب عقد نکاح سے فراغت پاوے
دعائے برکت واسطے دولھا دولھن کے کرے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہی بَارَکَ
اللہُ لَکَ وَبَارَکَ عَلَیْکَ وَجَمَعَ بَیْنَکُمَا عَلٰی خَیْرٍ اور اگر کوئی اجنبی اجازت
ولی یا وکیل دولھن کے بطریق مسطور نکاح پڑھا دیوے تو بھی درست ہی

قطعہ تاریخ وفات حضرت مولانا سید جعفر علی صاحب

مرحوم ممدوح الصدر کہ مصنف رسالہ حلت و حرمت اند

تصنیف بعلی محمد متخلص بہ ناجر

حاجی حرمین بود و سید عالی مکان	رہنمائے سالکان و پیشوائے عارفان
سال تاریخ وفاتش از سروش آمد بگوش	نجہ اگو غازی و بادی عاقبہ نہان